اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

حزب النصر

و

دعاء فتح البصائر

از

غوث اعظم

رضی اللہ عنہ

اے علیؓ در دو جہاں جز تو نباشد مرتضیٰ
اے رضا جوئے نبیؐ با تو رضا جوید خدا

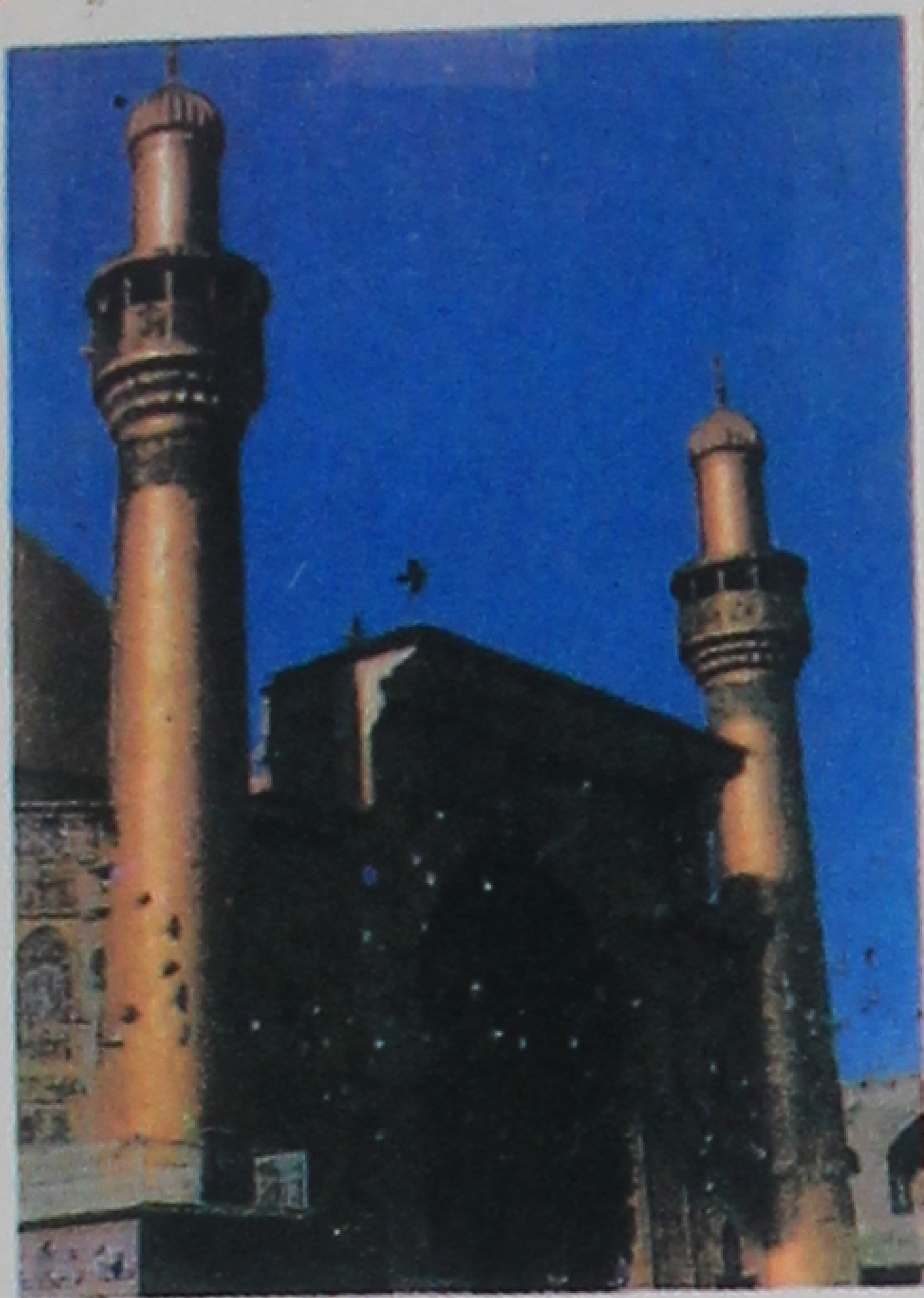
عکسی تصاویر مقدس مزارات آئمہ و اکابرینِ ملت عراق و ہند

نام یک چشمت حسنؓ نام دگر چشمت حسینؓ
زاں دو شد یک نور پیدا نام او غوث الوراؓ

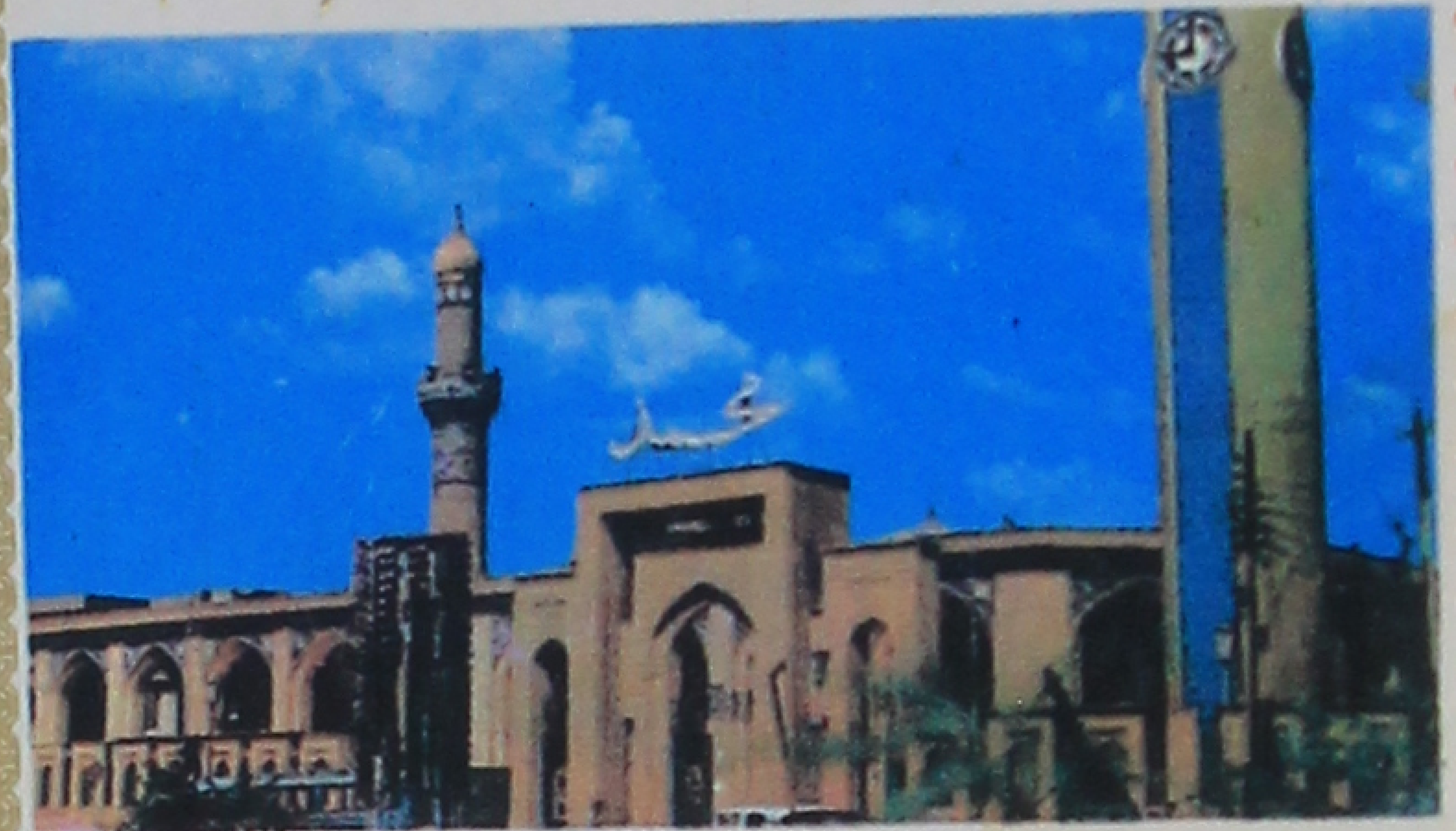
روضہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا معلی ۲ م ۶۱ھ



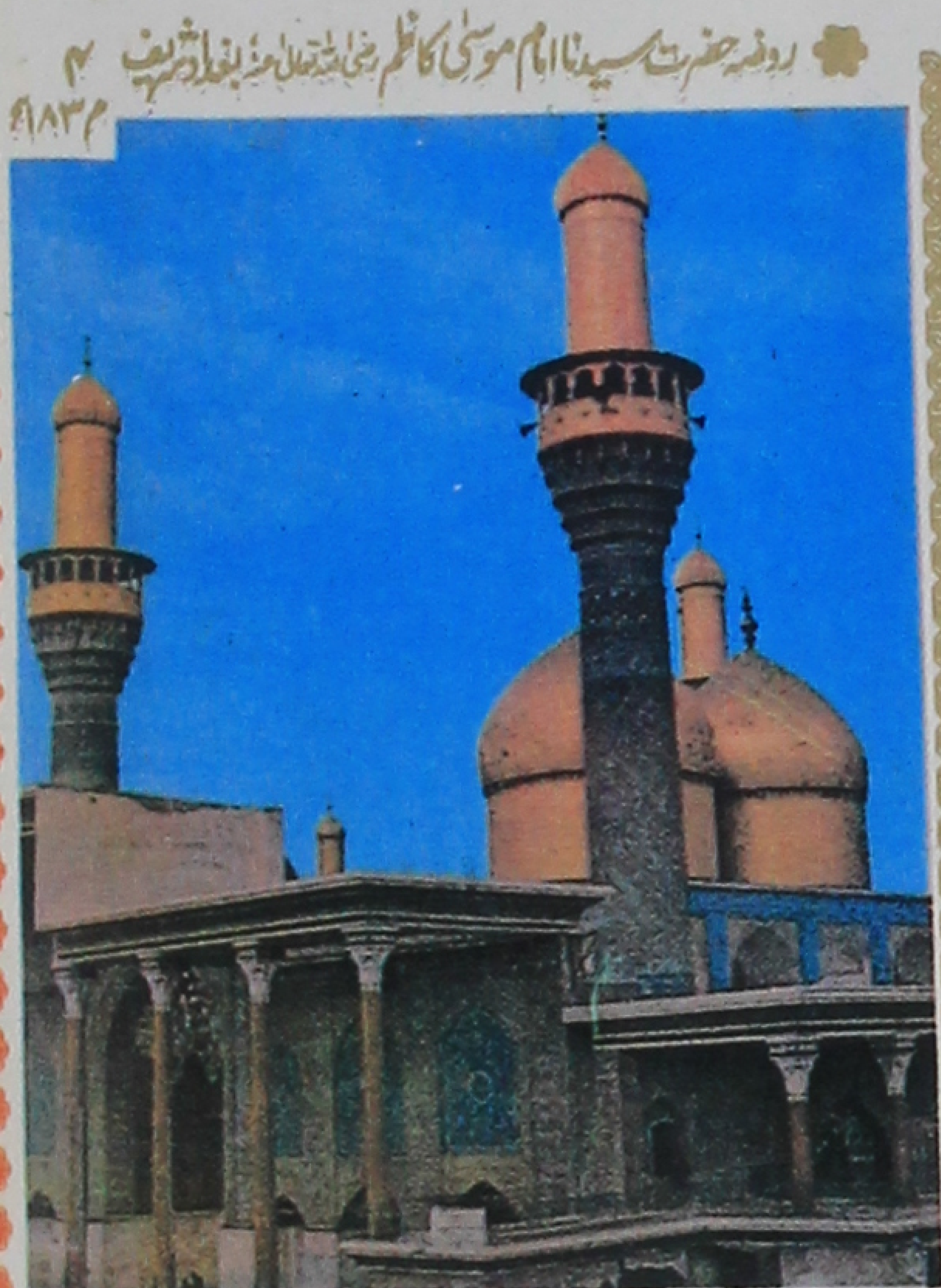
روضہ امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نجف اشرف ۱ م ۴۰ھ



روضہ امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف ۳ م ۱۵۰ھ



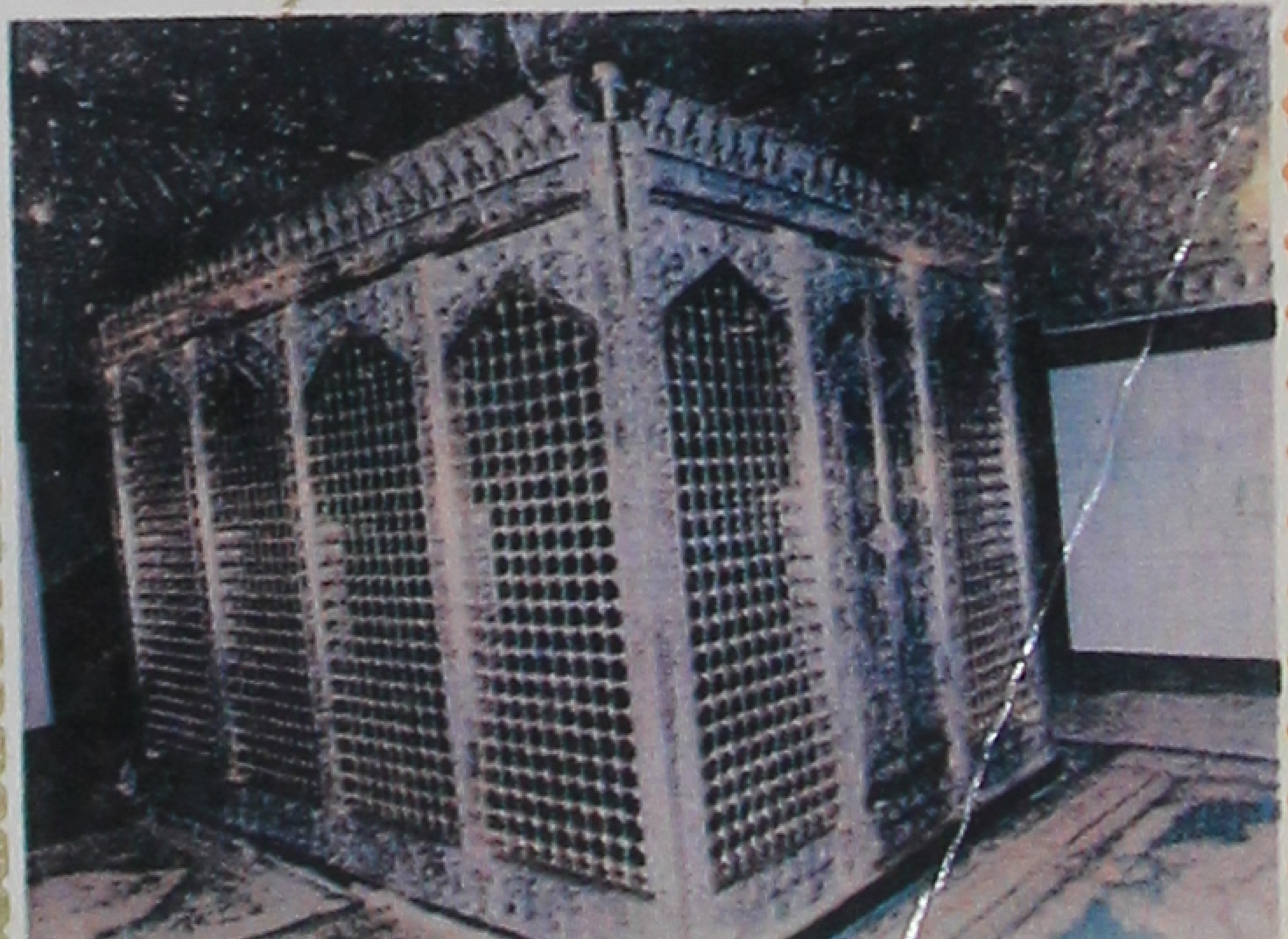
روضہ حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف ۴ م ۱۸۳ھ



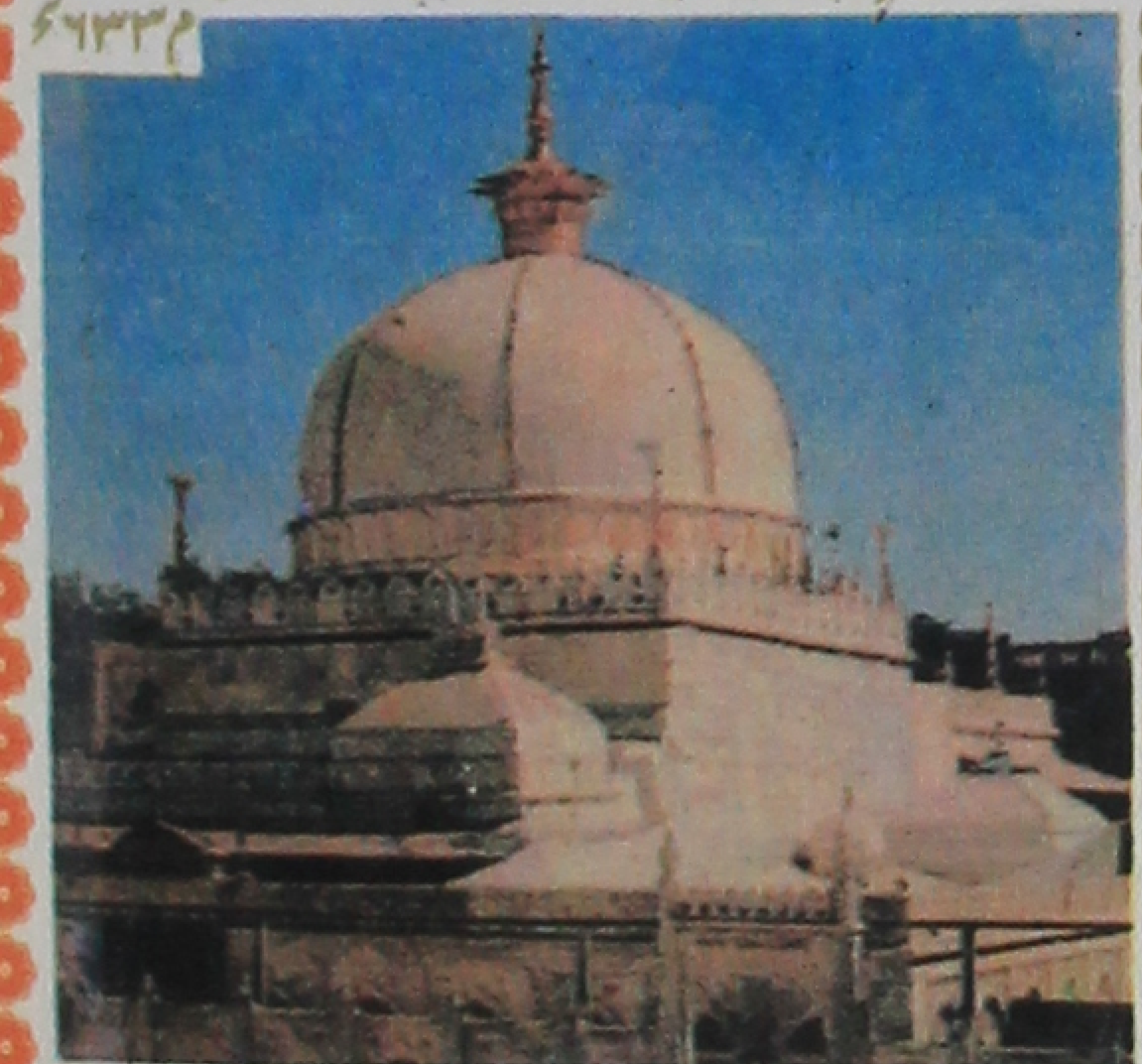
روضہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف ۵ م ۵۶۱ھ



نقروی جالی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؓ بغداد شریف ۶



روضہ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی غریب نواز قدس سرہ اجمیر الہند ۷ م ۶۳۳ھ



تصاویر بشکریہ محترم الحاج غلام نبی میرہ بہادر علی اقبال صوفی القادری مدظلہ

اُدعونی اَستجب لکم

الدعاء مخ العبادة

یا کبیکج

یا کبیکج

حزب النصر و دعاءِ فتح البصائر

لِلقطبِ الملائکۃ والانس والجن قطب البر والبحر قطب المشرق والمغرب قطب السمٰوات والارضین قطب العرش والکرسی واللوح والقلم

سر الاسرار و کعبۃ الابرار شیخ کُل و قطبِ غوث

حضرت الشیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

محققہ و معطیہ

محترم المقام عند الانام شیخ البشائر الجیلانی عاشقِ محبوبِ سبحانی رض غلام نبی الحاج میر بہادر علی اقبال صوفی القادری نقشبندی زاد قدرہ

مددگار انجینیر محکمۂ تعمیرات عامہ امکنہ و شوارع حیدرآباد اے پی

باہتمام و سرپرستی

الشیخ الفاضل الفقیہ والعالم الجلیل فخر العلماء مسند الفقہاء حضرت العلامہ الحاج السید شاہ طاہر الرضوی القادری متع اللہ المسلمین

صدر الشیوخ جامعہ نظامیہ حیدرآباد و امیر شریعت آندھرا پردیش

ناشران

غلام محمد میر یٰسین علی مرزائی عرف سکندر نواب سجادہ نشین و متولی

درگاہ حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قلندری رح و

پروفیسر ڈاکٹر الحاج خواجہ مظفر الدین قادری شاذلی و درقادی

ایم ایس سی (لندن) پی ایچ ڈی (گلاسگو)

محمد معین الدین نقشبندی القادری حسین بن حسن قادری

مددگار انجینیرس محکمہ تعمیرات عامہ

مُبَسْمِلاً وَّ مُحَمِّدًا وَّ مُصَلِّيًا وَّ مُسَلِّمًا

نام کتاب: حزب النصر و دعاء فتح البصائر

نام مصنف: حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رض

فنون: ادعیہ

اشاعت: بارِ اوّل۔ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق جون ۱۹۹۳ء

سائز کتاب: ڈیمائی ۱/۸ (۲۱×۱۴ سم) صفحات (۴۰) تعداد دوہزار (۲۰۰۰)

کتابت: رشحۂ قلم انیس الخطاط محمد ضمیر الدین الحدری نظامی ثم قادری محفوظ رقم

تزئین: جناب صوفی اقبال صاحب

طباعت: پرگتی آرٹ پرنٹرس، حیدرآباد

ہدیہ کتاب: دس روپے .... Rs: 10/-

ملنے کے پتے

* جامعہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد۔ * کتب فروش احاطۂ درگاہ یوسفین
* سجادہ نشین درگاہ حضرت مرزا سردار بیگ صاحب
جناب غلام محمد میر لیسین علی صاحب مرزائی المعروف بہ سکندر نواب، اندرون بھوئی گوڑہ کمان حیدرآباد۔۱
* ڈاکٹر سید رشید الحسن قادری صاحب، مکان نمبر ٹو۔آر۔ٹی/۴/۱، وجے نگر کالونی حیدرآباد۔۱
* ڈاکٹر الحاج خواجہ مظفر الدین مکان نمبر 9-4-87/B/8 مینار کالونی۔ ٹولی چوکی حیدرآباد ۸
* حیدر اینڈ سنس مچھلی کمان حیدرآباد * حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد
* اسٹوڈنٹس بک ڈپو چار مینار حیدرآباد * کمرشیل بک ڈپو چار مینار حیدرآباد

جاری کردہ: خانقاہِ مرزائی آغاپورہ حیدرآباد

منشائے اشاعت

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ



وارداتِ قلبی

از الشیخ الفاضل الفقیہ و العالم الجلیل فخر العلماء مسند الفقہا حامی شریعت ماحی بدعت
حضرت علامہ الحاج سیّد شاہ طاہر رضوی القادری مدظلہٗ العالی، صدر الشیوخ جامعہ نظامیہ و امیر شریعت آندھرا پردیش

ابو الانبیاء سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام کی دعا پر غور کیجئے تو صاف طور پر نظر آتا ہے کہ تزکیۂ نفس اور تصفیۂ باطن کے احکام ابتدائے آفرینش سے ہی چلے آرہے ہیں اور انبیاء علیہم السّلام نے اس میں شدید محنتیں اٹھائی ہیں اور بعد والوں کے لئے دُعائیں تک کی ہیں۔ اسلام نے ایسا ضابطۂ حیات دیا ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے ملادے اور غیر اللہ سے امید و خوف کا ہر تعلق منقطع کردے۔ انسان کے ظاہر و باطن کو ہر طرح کی گندگیوں سے پاک و صاف کردے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت غالب آجائے اور اللہ کے سِوا، ہر چیز کو فانی سمجھے اور اس عقیدہ میں پختگی پیدا ہوجائے معدوم چیز کی طرف ادنیٰ سی توجہ بھی وقت ضائع کرنا ہے اور معدوم سے ڈر یا محبت سراسر حماقت ہے اس قسم کا تغیر پیدا ہونے سے انسان میں جرم و گناہ کا جذبہ ہی ختم ہوجاتا ہے۔ اسی کو اصطلاح تصوف میں تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کہتے ہیں حضور ختمی المرتبت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کی حاجت نہیں تھی اسی لئے آپؐ کے علوم کے وارث علماء اور ائمہ مجتہدین ہوئے تاکہ آپؐ کے سلسلۂ ہدایات کو قائم رکھ سکیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ "علماءُ اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل"۔ یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ الفاظ قرآن کے ظاہری معانی کے علاوہ اور بھی کچھ قرآن میں ہیں جو خاص لوگوں کا حصّہ ہے اور یہ امر بدیہی ہے اسی لئے ارشاد ہوا کہ لوگوں کے اس دین کے حاصل کرنے میں مختلف حالات ہیں! اسلام معجزہ بھی ہے اور معجز نما بھی ہے۔ یہ الٰہی منصوبہ آفاقی بھی ہے اور دائمی بھی ہے۔ اس کی معجز نمائیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے دامنِ گہربار میں ایسے عُلوہمت عالی مرتبت انسان پیدا ہوئے۔ جنھوں نے فرشتوں کے سامنے پروردگار کے ادعاء انّی اعلم مالا تعلمون کی لاج رکھ لی انھیں مُقربانِ بارگاہِ الٰہی کے سرخیل و سرتاج حُضور سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ ہیں، جنھوں نے اپنے قول و فعل، عمل و اخلاص، شفقت و محبّت، درس و تدریس، وعظ و تلقین، تصنیفات و تالیفات سے امت مرحومہ کو کتاب و حکمت کی تعلیم دی اور تزکیہ نفس فرماکر یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور یُزَكِّيْهِمْ کا عملاً ثبوت دے کر دینِ حنیف کو حیاتِ نو بخشی۔ ذٰلك فضل اللہ یوتیہ من یّشآء۔

مخلوقِ خدا کی ہدایت اور دینی اور دنیاوی فوائد کے لئے مختلف لوگوں نے مختلف اعمال کو اپنایا لیکن افضل و احسن طریقہ متقدمین کے آثار و تعلیمات کی نشر و اشاعت کا ہے جس کے کئی فوائد ہیں۔ ایک یہ کہ

صدیوں قدیم پوشیدہ علوم مفقود ہونے یا تحریف ہونے سے محفوظ ہوجاتے ہیں تو دوسری طرف ان علوم سے مخلوقِ خدا مستفید ہوکر دارین میں صلاح وفلاح پالیتی ہے اور ایسی خدمت ہر ایک کے مقدر میں نہیں ہوتی ؎

"توفیق باندازۂ خصلت ہے ازل سے" کے مصداق ایسے خوش نصیب انسانوں میں ایک نام استاذ اکرام محترم المقام عند الانام شیخ البشائر جیلانی حضرت الحاج غلام نبی میر بہادر علی صاحب اقبال صوفی القادری نقشبندی مدظلہٗ کی ہے جو محکمہ تعمیرات میں بحیثیت مددگار انجینئر کارگذار ہیں۔ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی پیر لاثانی رض کے پوشیدہ علمی اسرار و ذخائر و ادعیہ کی تلاش و جستجو اور بعد از حصول ان کی کتابت، طباعت واشاعت میں شبانہ روز مشغول رہتے ہیں۔ موصوف کے ذریعہ حضور غوث الاعظم رض کے منظر عام پر آنے والے کتب (۱) الرسالہ غوث الاعظم رض (۲) بشائر الخیرات (۳) سر الاسرار (۴) کنز المعارف (۷) المکتوبات غوث الاعظم رض (۵) جلاء الخاطر ہیں۔ نیز حضور رض پر کئے گئے اعتراضات کے مدلل جوابات وانسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں حضور رض کے کتب کی غلط تحقیق کی تصحیح کرکے نقوشِ جیلانی رض کے نام سے ایک کتاب بھی تدوین کی، جس کے مطالعہ کے بعد کئی علماء وپی ایچ ڈی ڈاکٹرس نے دادِ تحسین دی تو سراج العلماء حضرت محمد جلال الدین حسامی کامل قادری صدر امارت شرعیہ اے پی نے موصوف کو "خیر الناس من ینفع الناس" میں شمار کیا۔ اور اس بار حضور رض کے دو ادعیہ موسوم بہ حزب النصر و دعاء فتح البصائر مع ترجمہ منظر عام پر آرہے ہیں۔ نیز اسی کتاب میں موصوف کا لکھا ہوا مضمون "سخن افاضات"، جو تاریخی عنوان ہے، جیران کن وسعتِ معلومات کی گواہی دیتا ہے اور شعور کی پختگی، شستہ زبان، جامع وبلیغ اسلوب بیان کی غمازی بھی کرتا ہے خصوصاً غوثِ صمدانی رض کی بارگاہ میں بے ادبوں و کوتاہ بینیوں کی موشگافی و خامہ فرسائی کا دانشورانہ وشائستہ انداز سے تحقیق وتدقیق کی روشنی میں اسنادی نہج وطرز سے ازالہ فرمایا ہے، مضمون کے مطالعے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فیضانِ غوثیہ ان کے شاملِ حال ہے اور ہر سطر سے اسی سمندر کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ نیز معاصرینِ اولیاء کے کلمات تحیات اور حضور رض کے ارشاد کے مطابق رجال الغیب و ارواح مقدسہ کی خدمت میں سلام اور ان سے طالب دعا ہونے کے کلمات کو بھی شامل کرکے اور ماموریں کی وضاحت فرماکر یقیناً قابلِ قدر کام کیا ہے۔ علاوہ اس کے حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رح کا رسالہ (مخطوطہ) موسوم بہ "اسرار الوجود"، کو بھی منظر عام پر لایا جس کے ناشر سابق دیوان اجمیر شریف حضرت سید صولت حسین صاحب چشتی ہیں۔ نیز حال ہی میں امام حزب البحر شیخ ابو الحسن الشاذلی رح کے دو نادر و نایاب احزاب "حزب البر" و "حزب النصر"، کو بھی بعد طباعت واشاعت منظرِ عام پر لایا ہے۔ موجودہ ادعیہ کی اشاعت میں جن حضرات کا مالی تعاون حاصل رہا ہے جنھوں نے ترجمہ کرنے کی اور خوش نویس نے تحصیلی کتابت کی زحمت اٹھائی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انھیں دینی، دنیوی و اخروی سعادتوں سے سرفراز کرے، اجرِ عظیم، رزقِ کریم اور عمر میں برکت دے اور ظاہری و باطنی بلاؤں و آفتوں سے مامون رکھے اور محترم اقبال صاحب کو تحقیقی، علمی، دینی اور تصنیفی و تالیفی کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ؐ

۱۳ر مئی ۱۹۹۳ء م ۲۲ر ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ پنجشنبہ۔ مرادنگر حیدرآباد

دعاگو و دعاجو
سید طاہر رضوی قادری
صدر الشیوخ جامعہ نظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُخنِ اَفاضات

۱۹۹۳ء

الحمد للہ رب العالمین۔ اللّٰھم صلّی علیٰ حبیبک وصفیّک ونبیّک صاحب معجزات البیّنات، رفیع الدرجات، حامد محمود محمدؐ فی جمیع الاحوال والصفات علیہ افضل التحیّات واہل بیتہٖ واصحابہٖ نجوم الہدایۃ فی الظلمات وعلیٰ وارث حالہٖ ومظہر کمالہٖ قطب الاقطاب فرد الاحباب صاحب الاشارات والکرامات وصاحب البشائر الخیرات سیّدنا وشیخنا عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا ولاتحرمنا من برکات انفاسہٖ فی الحیٰوۃ وبعد الممات۔

دَورِ حاضر میں دنیا کے بیشتر ترقی یافتہ ممالک میں جو لوگ ذہنی اور روحانی سکون حاصل کرنے کے لئے یوگا، ہپناٹزم، مسمریزم و ڈائنامکس وغیرہ جیسے ذرائع تلاش کر رہے ہیں ان کو تصوف کی حقیقت اور اجلّ صوفیہ کی دینی خدمات سے روشناس کروانا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ دل و دماغ اور روح کا سکون درحقیقت اہل اللہ کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ حضرات ذکرِ الٰہی کی مجالس منعقد کرتے ہیں، قربِ الٰہی کے حصول کیلئے مراقبے کرتے ہیں اور شفقت و محبت کے ساتھ نہ صرف مخلوق کے قلوب کو مسخر کرتے ہیں بلکہ کائنات کے سربستہ رازوں کو منکشف کر کے انسان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو تسخیرِ کائنات کیلئے ابھارتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے عمل کو spiritto therapy کا نام دیا جاسکتا ہے۔ اسکی مثال موجودہ سائنسی اصطلاح میں یوں دی جاسکتی ہے کہ جس طرح سٹلائیٹ کی فنی خرابی کو خلاء میں ریموٹ کنٹرول سے دور کیا جاسکتا ہے اسی طرح صوفیہ کے قلوب، جو انوار و تجلیاتِ الٰہی کو منعکس کرنیوالے آئینے ہوتے ہیں، ذرا سی روحانی توجہ سے انسان کے دل سے نفاق، شرکِ خفی و جلی، بغض و حسد، عناد و نافرمانی جیسے مہلک امراض کو دور کر دیتے ہیں اور ان کی صحبت سے انسان کے دل میں ایمان ازسرِ نو تازہ ہو جاتا ہے، وہی تعلیمات تصوف قابلِ قبول ہونا چاہیئے جو کتاب و سنت سے اخذ کئے گئے ہوں۔ اسلام کے پیشکردہ تعلیمات ظاہری و باطنی (تصوف) کسی دوسرے ادیان کے پاس تھے اور نہ ہیں کیونکہ ان میں شرک و بدعت، تکبر و تصنع کیلئے کوئی گنجائش نہیں۔ اسکی وضاحت کیلئے ان معروف و معتبر کتابوں مثلاً: التعرف، اللمع، رسالۂ قشیریہ، قوت القلوب، کشف المحجوب، فتوح الغیب، جلاء الخاطر، عوارف المعارف وغیرہ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

حضورِ غوثیت مآبؓ نے صوفیہ اور اہل اللہ کی تلاش و جستجو کی نہ صرف تلقین فرمائی ہے بلکہ طریقہ بھی بتلا دیا ہے، کہ "جب رات کا اندھیرا چھا جائے اور ساری مخلوق سو جائے تو تم کو چاہیئے کہ بستر سے اٹھ جاؤ، اور وضو کر کے دو رکعت نفل نماز پڑھو اور یہ دعا مانگو تا آنکہ مقصود کو پہنچو۔ یَا رَبِّ دُلَّنِیْ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ الْمُقَرَّبِیْنَ، حَتّٰی یَدُلَّنِیْ عَلَیْكَ وَ یُعَرِّفَنِیْ طَرِیْقَكَ (اے میرے رب اپنے نیک و مقرب بندوں میں سے کسی بندہ پر مجھے مطلع فرما تاکہ وہ مجھے تجھ پر اطلاع بخشے اور مجھے تیرے راستے سے واقف کروائے) (۶۱ ویں مجلس الفتح الربانی)۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں کہ "سبب کے بغیر چارہ نہیں، لہٰذا وصولِ حق کیلئے شیخ کا دامن تھامنا لازمی ہے، حصولِ مراد کے لئے خدمت ضروری ہے اور وصال کیلئے طلب

ضروری ہے ؎ شبانِ وادیٔ ایمن گہے رسد بمُراد ٭ کہ چند سال بجان خدمتِ شعیبؑ کند

اللہ تعالیٰ انبیاء کے بغیر بھی ہدایت دے دیتا، مگر دنیا چونکہ عالمِ اسباب ہے اسلئے انکو سببِ ہدایت بنا کر بھیجا۔ ایسے شخص کی تلاش کرو جو تیرے دین کے چہرہ کیلئے آئینہ بنے۔ صاحبِ عقل بن، بیعت کو فضول مت سمجھ۔ صرف پانی کا تصور پیاس نہیں بجھا سکتا، آگ کا خیال حرارت نہیں پہنچا سکتا، طلب کا صرف دعویٰ مطلوب تک نہیں پہنچا سکتا۔ صرف صدق کی آنکھوں سے طلب کے آئینہ میں مطلوب کا دیدار کیا جا سکتا ہے۔" موجودہ دور میں شیخ ابو علی دقاق قدس سرہٗ (پیر و مرشد حجۃ الاسلام حضرت امامِ غزالیؒ) کے قول پر عمل کرنا چاہیئے۔" آپ فرماتے ہیں کہ جب تم مدعی کو دیکھو تو اس کا دامن مضبوطی سے تھام لو، کیونکہ اربابِ معانی اور محقق چل بسے (یعنی ناپید ہو گئے)۔" حضرت کا یہ قول اپنے زمانے والوں (۵ ویں صدی ہجری) کے لئے تھا۔ ع

ریاضِ دہر میں ہیں یوں تو رنگ رنگ کے پھول ٭ وفا کی جس میں ہو بُو وہ کلی نہیں ملتی

بیعت کی عام طور پر تین قسمیں ہیں۔ پہلی بیعت وہ ہے جو کوئی غیر مُسلم اسلام قبول کرنے کیلئے کسی مسلمان بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ دوسری بیعت وہ ہے جو کسی خلیفہ، حاکم، آقا، سردار یا بادشاہ کی وفاداری کیلئے کی جائے اور تیسری بیعت، بیعتِ توبہ ہے جو کسی مسلمان بزرگ (جو مجاز ہو) کے ہاتھ پر مسلمان اپنے گناہوں سے اجتناب کا اقرار کرے۔ یہ تینوں بیعت قرآنِ حکیم سے ثابت ہیں (۱) سورۃ الفتح آیت ۱۰ (۲) سورۃ الفتح آیت ۱۸، (۳) سورۃ الممتحنہ آیت ۱۲۔ ایک اور قسم بیعت کی ہے اور وہ ہے بیعتِ طلب اسرار۔ بعض اسے مستحب، بعض واجب اور بعض فرض کہتے ہیں۔ جو گروہ اسکو فرض کہتا ہے، وہ اپنے استدلال میں یہ حدیث شریف پیش کرتا ہے۔ "طلب العلم فریضۃ علیٰ کلّ مسلم و مسلمات" (علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان مرد و عورت پر)۔ مزید ابن ماجہؒ کی ایک اور حدیث بھی پیش کی جاتی ہے کہ "من مات ادلیس فی عنقہ بیعت مات میتۃ جاھلیۃ" (یعنی جو شخص بلا بیعت کے مر گیا وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرا) اس حدیث شریف سے بیعت کا حکم شدید معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اکثر علماء و مشائخ سلف کا اس پر اتفاق ہے کہ بیعت کے سنتِ مؤکدہ ہونے میں تمسک نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے "قول الجمیل" میں اسکی اچھی تصریح فرمادی ہے۔ چنانچہ عالمِ اسلام میں طریقت کے چودہ ۱۴ خانوادے وجود میں آئے جن سے کئی کئی شاخیں پھوٹیں۔ ان خانوادوں کی تفصیل میں جانا طوالتِ مضمون کا باعث ہوگا۔ جس طرح فقہ کے چار ۴ امام گذرے ہیں اور ان کے ماننے والے سب کے سب حق پر ہیں۔ جن میں فوقیت و عظمت صرف حنفی فقہ ہی کو حاصل ہے۔ اسی طرح چاروں ائمہ کرام ہی میں طریقت کے چودہ ۱۴ خانوادے بنے اور یہ سب حق پر ہیں۔ وجعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا (ہم نے بنایا تمہیں شاخیں اور قبیلے تاکہ تم انھیں پہچان سکو) کے مصداق اپنے اپنے شیوخ و اساتذہ سے محبت و عقیدت کے اظہار کیلئے مختلف ناموں سے موسوم ہیں ورنہ حقیقت میں ان سب کا منشاء و مقصد تبلیغ و اشاعتِ اسلام، تزکیہ نفس و تصفیہ قلب، اصلاح احوال و مخلوق کا رشتہ خالق سے استوار کرنا ہے۔ ۱۹۶۲ء کی مردم شماری کے مطابق صرف سلسلہ قادریہ سے وابستگان کی تعداد ۴۰ بلین، یعنی ۴۰ کروڑ سے متجاوز تھی (بحوالہ تذکرۂ قادریہ، تصنیف سیّد طاہر علاء الدین گیلانی، مطبوعہ ۱۹۶۲ء صفحہ ۳۷) جو اس سلسلہ کی عالمِ اسلام میں مقبولیت اور حضورؓ کی اولیاء اللہ میں تخصیص و ترجیح کی ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔

یہاں یہ بات بے محل نہ ہوگی کہ حضور غوثیت مآبؓ کی اولیاء اللہ کے گروہ میں تخصیص و ترجیح سے تعصب عرصہ دراز سے چلا آ رہا ہے، چنانچہ (۱) شیخ تقی الدین بن عبد المحسن واسطی نے اپنی کتاب "تریاق المحبین" میں طریقہ عالیہ قادریہ کی نہ صرف تکذیب کی بلکہ نسب

قادری کی صحت سے بھی انکار کیا۔ علامہ فہامہ ابو المظفر السید ظہیر الدین القادری الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے بزبان عربی "الفتح المبین فیما یتعلق ترباق المحبین" تالیف فرما کر نہایت شرح و بسط و تحقیق کے ساتھ حضور رضی اللہ عنہ کے نسب عالی کا اظہار کیا اور آپ کے اخلاق حمیدہ اور مناقب جلیلہ کو بدلائل محققہ منضبط فرمایا۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ مصر سے ۱۳۰۶ھ میں طبع ہوئی۔ راقم کے پاس اس کی فوٹو کاپی موجود ہے۔

۲۔ حیدر آباد ہی کی ایک ذی علم صاحب تصنیف و تالیف و پیر طریقت شخصیت نے اپنی تصنیف "ترجمۂ ارجمند" میں حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کی تخصیص و ترجیح پر جس تردد کا اظہار کیا تھا اُن کے مدلل جوابات تحقیق فائقہ کی روشنی میں الحاج حافظ سید محمد برہان الدین علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو ۲ ضخیم جلدوں پر مشتمل اپنی کتاب موسوم بہ "فوز المطالب فی شرح مقالات غوث المشارق و المغارب" میں واضح طور پر دیا۔ یہ دونوں جلدیں مطبع شمس الاسلام پریس حیدر آباد سے ۱۳۶۲/۶۵ھ میں شائع ہوئیں اور راقم کے ہاں موجود ہیں۔

میرا ذاتی تجربہ و مشاہدہ ہے کہ اکثر ملنے والے ذی علم احباب نے بھی اولیاء اللہ میں حضور رضی اللہ عنہ کی تخصیص و ترجیح کو ماننے میں البتہ طور پر تردد کیا۔ بعضوں نے توقف اور کچھ احباب نے بہ انداز پند و نصیحت یہاں تک کہہ دیا کہ ہم کو حق نہیں کہ کسی بزرگ کو کسی بزرگ پر ترجیح دیں کیونکہ ہم ان کے مقامات سے واقف نہیں اسی لئے تمام اولیاء مساوی المرتبت ہیں، ورنہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا۔ ہمارا قول اور فعل حقیقتاً بزرگانِ سلف (خصوصاً معاصرین حضور رضی اللہ عنہ) کی تقلید میں تھا اور ہے جنہوں نے حضور رضی اللہ عنہ کی تخصیص و ترجیح کو مکاشفہ و مشاہدہ جانا اور مانا۔ سلسلۂ شاذلیہ کے بزرگانِ متاخرین (تقریباً آٹھویں صدی ہجری) میں ایک بزرگ کا یہ قول بھی ملتا ہے۔ فرمایا گیا کہ اگر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اس زمانے میں ہوتے تو میرا ادب کرتے۔ نیز آگے زبان و قلم پر ایسی مہر لگائی گئی کہ "کسی بزرگ کے مکشوف پر ہم کو معترض ہونا چاہئیے"۔ اس سلسلے میں قارئین کی توجہ بہجۃ الاسرار میں منقول نقیب الاولیاء حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے قول کی طرف مبذول کروائی جاتی ہے کہ "سیدنا خضر علیہ السلام نے شیخ جمال العارفین ابو محمد بن عبد اللہ البصری رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کسی کو ولی بنایا، جو گزر چکا یا آئندہ ہوگا، وہ قیامت تک شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ادب کریگا"۔ مزید برآں حضور رضی اللہ عنہ کا مشہور قول کہ "مجھ پر کسی کو قیاس کرو اور نہ کسی کو مجھ پر قیاس کرو"۔ ان اقوال کی روشنی میں کسی بزرگ کے مکشوف کا حقیقی مطلب، یا اگر کوئی تاویل، جو قابل قبول ہو سکتی ہے تو قارئین خود فیصلہ فرمالیں۔ قول قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ سے تخصیص و ترجیح ثابت ہوگئی اور یہ قول قولِ مطلق تھا جسے تمام معاصرین اولیاء اللہ نے تسلیم کیا (استثناء کی ایک مثال بھی نہیں ملتی، البتہ انکار کی ایک مثال بہجۃ الاسرار میں ملتی ہے جس کا حشر بھی معلوم ہو چکا)۔ حضور رضی اللہ عنہ کے قولِ مطلق کو کسی کی خبر واحد سے مقید نہیں کیا جا سکتا تو متعصبین کے خیالِ فاسد سے کیسے مقید کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری المعروف داتا گنج بخش قدس سرہٗ (م ۴۶۵ھ یعنی حضورِ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے ۵ یا ۶ سال قبل) کی مشہورِ آفاق تصنیف "کشف المحجوب" کا قول درباب ولی کی تشریح، ہمارے لئے فیصل ہوگا۔ ملاحظہ ہو۔

" ایک گروہ معتزلہ کا ہے جو اولیاء اللہ میں سے ایک ولی کو دوسرے ولی پر تخصیص و ترجیح کا انکار کرتا ہے یعنی تمام اولیاء اللہ کو برابر جانتا ہے حالانکہ ولی کی تخصیص کی نفی نبی کی تخصیص کی نفی ہوتی ہے کیونکہ جس طرح انبیاء میں سے بعض نبی خاص ہوتے ہیں اسی طرح اولیاء میں بھی بعض ولی خاص درجہ رکھتے ہیں اور جو اولیاء میں تخصیص

کا قائل نہیں، وہ انبیاء میں بھی تخصیص کا قائل نہیں ہوگا۔ اور یہ کفر ہے۔ دوسرا گروہ حشویہ کا ہے۔ یہ حضرات بعض اولیاء کی تخصیص کو جائز رکھتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ ایسے خاص اولیاء پہلے گذر چکے ہیں آج نہیں (پانچویں صدی ہجری سے متعلق ہے) حالانکہ انکارِ ماضی و مستقبل دونوں برابر ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ایک طرف کا انکار دوسری طرف کے انکار سے زیادہ بُرا نہیں ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برہان کو آج تک برقرار رکھا اور اولیاء کو اس کے اظہار کا سبب بنا دیا ہے۔" وَمَا تَوْفِيْقِنَا اِلَّا بِاللّٰهِ۔

احباب اہلِ طریق کے علم میں حضور رضؓ کا ہی قول جو "جلاء الخاطر" کے باب اول میں موجود ہے" لایا جاتا ہے تاکہ تعصب یا لاعلمی کے باعث جو فتنے و فتور پیدا ہو سکتے ہیں اُن سے محفوظ اور ادب و احتیاط ملحوظ رہ سکے۔

"مجھ سے صرف اللہ تعالیٰ کا دشمن ہی بُغض رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ناواقف، کثیر القول اور قلیل العمل شخص ہی مجھ سے ناواقف ہوگا۔ مخلص مجھ کو چاہے گا اور منافق مجھ سے دور بھاگے گا۔ اہلِ سنت ہی مجھ کو پسند کرے گا اور بدعتی ناپسند۔ اگر تو مجھ کو چاہے گا تو اس کا نفع تجھ ہی کو ہوگا۔ اور اگر تو مجھ سے متنفر ہوگا تو اس کا ضرر بھی تیری طرف ہی لوٹے گا۔ میں مخلوق کی مدح و ذم سے بے نیاز ہوں۔"

حضور غوثِ ثبت مآب رضؓ کے ارشادات، تصنیفات، تالیفات و ملفوظات، سلسلہ قادریہ ہی کے لئے نہیں بلکہ عامۃ المسلمین کے حق میں مینارۂ نور سے جدا نہیں بلکہ یہ دین و دنیا میں باعثِ ثواب و نجات ہیں جن میں آپ کے ۲ دو ادعیہ "حزب النصر" اور "دعاءِ فتح البصائر" ہیں۔

حزب النصر: درکتاب "الفیوضات الربانیہ فی المآثر الاوراد القادریہ" کے صفحات ۱۸۵، ۱۸۶ پر موجود ہے اس حزب کے بعد دعاء النصر بھی صفحات ۱۸۷، ۱۸۸ پر ہے۔ حزب النصر الاکبر سے موسوم حزب صفحات ۱۸۹ تا ۱۹۱ پر درج ہے اس اشاعت میں یہی حزب شامل کیا گیا ہے۔ نصر کے معنی تحصیل مطلوب و مقصود میں اعانت ہے، اور نصر فتح کا سبب ہوتا ہے اسی لئے دشمنوں، شیطانوں و خبیث ارواح سے لڑنے اور اُن کے شر سے بچنے کے لئے جو تائیدِ غیبی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہے، اور اس کے بعد مطلوب ومقصود کا حاصل ہونا فتح ہے۔ دعاءِ فتح البصائر کو پڑھنے کی تاکید تو موجود ہے کہ یہ بعد نمازِ عصر پڑھی جائے لیکن حزب النصر کے پڑھنے کے تعلق سے کوئی تعینِ وقت نہیں ہے۔ میرے خیال میں حزب النصر کو بعد نمازِ عصر پڑھ کر اس کے بعد ہی دعاءِ فتح البصائر پڑھیں کیونکہ حزب النصر کے تسلسل مضمون پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ حصارِ شش جہات کے بعد یہ دعائیہ الفاظ ہیں کہ "اے آقا اور مولا ہماری دعاؤں کو قبول فرما اور ہمارا مطلوب پورا فرما" اس کے ساتھ ہی سورہ الانعام کے پانچویں رکوع کی آیت نمبر ۴ پر غور فرمائیں تو منجانب اللہ تعالیٰ یہ مژدہ روح فزا یا فتح کی بشارت ملتی ہے کہ "پس ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی (اس کے شکر میں یہ کہا گیا کہ) سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے" نیز حصارِ شش جہات کے تعلق سے بھی یہ نوید مسرت افزا ملتی ہے کہ "اللہ ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے" سورۃ البروج کے پہلے رکوع کی آیت نمبر ۲۰ ملاحظہ کریں۔ (میرے اپنے ذاتی خیال سے قارئین کا

متفق ہونا ضروری نہیں ہے، انھیں جیسی ہی توفیق ملے گی عمل صادر ہوگا)۔ سلسلۂ قادریہ کی چوتھی پشت کے ایک معروف بزرگ حضرت شیخ ابوالحسن علی الشاذلی رح کے تصنیف کردہ احزاب میں بھی ایک حزب، حزب النصر سے موسوم موجود ہے جسے الحاج سید محمد یوسف حسینی صاحب بندہ نوازی نے راقم سے حاصل کر کے ماہ جنوری ۱۹۹۳ء میں حیدر آباد سے شائع کیا۔

دعاء فتح البصائر: کے تعلق سے الفیوضات الربانیہ میں حضور رض کا یہ ارشاد ملتا ہے کہ اسے بعد نمازِ عصر پڑھیں۔ ویسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مخصوص دعا اس کتاب میں موجود ہے۔ اس مرتبہ صرف دعاء فتح البصائر کو شاملِ اشاعت کیا گیا ہے۔ (نیز میرے ہاں قدیم قلمی نسخہ فتح البصائر کی فوٹو کاپی بھی موجود ہے)۔ حضور رض نے اس دعا میں جن وسیلوں اور واسطوں کو اختیار کیا ہے وہ منکرینِ وسیلہ کے لئے موجب حسرت و یاس اور ماننے والوں کے لئے باعثِ حیرت ہیں۔ ملاحظہ ہو:

"اے اللہ عارفین کے دلوں میں جو تیرا مقام ہے اس کے وسیلے سے ہم سوال کرتے ہیں، واسطہ بامُراد سادات کی راہوں کے دقائق کا، واسطہ رونے والی آنکھوں کے آنسوؤں کا، خوف کھانے والے دلوں کے لرزنے، مضطرب خشوع کرنے والوں کا، واسطہ واصلین کے دلوں کے ترنّم کا، واسطہ گناہگاروں کی آہ و زاری کا، واسطہ ذاکروں کی زبانوں کی توحید تمجید و تحمید کا، واسطہ طالبوں کے سوالات کے پیامات کا، واسطہ عین الیقین کی طرف دیکھنے والی آنکھوں کے لمحاتِ مکاشفات کا، واسطہ محبّین کے قلوب کے اسرار کے دقائق کا"

فتح البصائر حقیقتاً سورۂ فاتحہ، سبع مثانی، کے اسرار، غوامض و دقائق کی کھلی تفسیر ہے۔ رَبِّی زِدْنِی عِلْماً وَارْزُقْنِی فَہْماً۔

منجملہ دیگر با عمل علمائے حق کے محترم المقام حامی شریعت ماحی بدعت علامہ فہامہ الحاج حضرت سید شاہ طاہر رضوی القادری مدظلہ، صدر الشیوخ جامعہ نظامیہ و امیر ملت آندھرا پردیش نے خواہش کی کہ حضور غوثیت مآب رض کے نوشتہ "حزب النصر" و "دعاء فتح البصائر" جس سے عوام تو کجا خواص بھی قال قال ہی واقف ہوں گے، طبع ہو کر منظر عام پر آجائے تو ہر شخص بقدر ہمت وقسمت استفادہ کر سکتا ہے۔ یہ ایک المیہ ہے کہ دورِ حاضر کے مسلمان (الا ماشاء اللہ) اس بات کے محتاج ہیں کہ حضور رض کی تصانیف و تالیفات جو بزبانِ عربی موجود ہیں ان کا اُردو ترجمہ ہو۔ اگر یہ کتابیں اُردو زبان میں منتقل نہیں ہوئیں تو ممکن ہے آنے والے دور میں ناقدری و کسمپرسی کے ہاتھوں گوشۂ گمنامی میں چلی جائیں۔ اُردو زبان میں حزب النصر و دعاء فتح البصائر کا یہ پہلا ترجمہ ہے جس کے مترجم میرے دیرینہ دوست و ہم پیشہ انجینئر ڈاکٹر الحاج محمد عارف الدین صاحب شاہ فاروقی قادری الملتانی ایم اے۔ پی ایچ ڈی (عثمانیہ) ہیں، انھوں نے ہی میری خواہش پر اپنی گوناگوں مصروفیت کے باوصف از راہِ عقیدت و حصول سعادت و جذبۂ خدمت علم ان کا اردو ترجمہ اولین لمحات میں کیا۔ یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ اُردو زبان میں عربی اور تصوّف کی اصطلاحات کا کامل مفہوم تلاش کرنا، ایک معدوم کی تلاش کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت موصوف کے شاملِ حال تھی جس کے باعث ترجمہ کی بندشیں، الفاظ کے معانی کا انتخاب اور ان کا دروبست اُردو زبان کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے جسے علامہ محترم سید طاہر رضوی صاحب

نے بنظرِ استحسان دیکھا۔ علامہ محترم ہی کے مشورے سے بین السطور ترجمہ کا ارادہ ترک کر کے ایک صفحہ پر عربی متن اور اس کے محاذی صفحہ پر اُردو ترجمہ کا اہتمام کیا گیا۔

بہجۃ الاسرار مطبوعہ الجامعہ الازہر ۱۳۰۴ھ میں منقول ہے کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کے معاصرین اولیاء، ابدال، اوتاد وغیرہ جب بھی حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو مخصوص کلمات سے سلام پیش کرتے۔ ان کلماتِ تبریک کو چند احباب کے اصرار پر شاملِ اشاعت کیا گیا۔ نیز "الفیوضاتِ الربانیہ" میں حضور رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ملتا ہے کہ رجال الغیب و ارواح مقدسہ کو بھی سلام گذرانا چاہیئے اور ان کے متوجہ ہونے کی تواریخ مع اسمات بھی بتلادی گئیں چنانچہ اس اشاعت میں یہ کلمات (مع اسمائے گرامی اوتاد) اور مختصر تعارفِ اربابِ تصرف (مامورین) درج کردیئے گئے ہیں۔

بشائر الخیرات، اشاعتِ ہشتم ماہ مارچ ۱۹۹۳ء کی اشاعت کے بعد کلمات "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَارَ اللّٰهِ الْمُوْقَدَة" اور "سَلَّابَ الْاَحْوَالِ" پر اعتراض برائے واقفیتِ حقیقت، انتہائی عالمانہ وشائستہ انداز میں میرے علم میں آیا۔ چونکہ حقیقت کے اظہار سے کوتاہی نقص ہے اور غیر ضروری مضمون کو طول دینا ملال میں ڈالتا ہے اسی لئے ماقل و دل کے پیش نظر مجملاً ان شبہات کا ازالہ خود حضور رضی اللہ عنہ کے قول سے کیا جارہا ہے جس میں مدلل کے لئے حجت اور مستبصر کے لئے عبرت ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۲ بہجۃ الاسرار، مطبوعہ مصر ۱۳۰۴ھ۔

"آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک میرا مرید بیت المقدس سے یہاں پر ایک قدم میں آیا اور میرے ہاتھ پر اس نے توبہ کی اور آج حاضرین اس کی ضیافت میں مصروف ہیں۔ شیخ صدقہ رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں کہا کہ جو شخص ایک ہی قدم میں بیت المقدس سے بغداد آیا وہ کس بات سے توبہ کرتا ہے اور اس کو شیخ کی کیا حاجت ہے؟ تب حضور رضی اللہ عنہ، شیخ صدقہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے شخص وہ بھی آکر توبہ کرتا ہے جو کہ ہوا پر اڑا جاتا ہے پھر ادھر رجوع نہیں کرتا۔ وہ محتاج ہے کہ اس کو میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا راستہ بتلاؤں۔ پھر فرمایا: ثُمّ قال أنا سيفي مشهور وقوسي موتور ونبالي مفوقة وسهامي صائبة ورمحي مصوب وفرسي مسرج أنا نار الله الموقدة أنا سلاب الاحوال أنا بحر بلا ساحل أنا دليل الوقت أنا المتكلم في غيري أنا المحفوظ أنا الملحوظ أنا المحظوظ.

ترجمہ: میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چلہ پر چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر، کمان پر چڑھا ہوا ہے، میرا تیر صائب ہے میرا نیزہ بے خطا ہے۔ میرا گھوڑا زین کسا ہوا ہے۔ مَیں خدا کی روشن جلتی ہوئی آگ ہوں، مَیں حالات کا سلب کرنے والا ہوں۔ مَیں ایک ایسا سمندر ہوں کہ جس کا کنارہ نہیں، مَیں وقت کی دلیل ہوں، مَیں غیر میں ہو کر کلام کرنے والا ہوں، میں محفوظ ہوں، میں ملحوظ ہوں، مَیں محظوظ ہوں۔"

اِس کتاب کی طباعت و اشاعت میں خصوصی دلچسپی لینے اور مالی تعاون کرنے والے اہلِ خیر و علم دوست حضرات جناب غلام محمد میر یسین علی صاحب مرزا ٹی عرف سکندر نواب (سجادہ نشین درگاہ حضرت مرزا سردار بیگ صاحب علیہ الرحمہ)

جناب غلام سرور قریشی صاحب بیابانی، جناب الحاج محمد عبدالمجید صاحب (صدر مہتمم تعمیرات امکنہ وشوارع اے۔پی)، پروفیسر ڈاکٹر الحاج خواجہ مظفر الدین صاحب قادری شاذلی درقاوی، جناب محمد برکت علی خاں صاحب صدر مہتمم تعمیرات عامہ امکنہ وشوارع اے پی، سید معین الدین صاحب (اگتہ دار برقی) شامل ہیں محترم جناب سید شاہ طاہر رضوی القادری صاحب نے حصولِ سعادت و برکت اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی اور طباعت واشاعت کی نہ صرف سرپرستی فرمائی بلکہ ناشرین و معاونین کی بھی ہمت و خدمتِ علم پر آفرین کہا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرا کثیراً۔

یہاں اس بات کا تذکرہ یقیناً اہمیت کا حامل ہے کہ اس دورِ فتن میں جہاں جمود ہی جمود ہے اور غفلت کے دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں وہاں راقم کی دینی حمیت وعلمی غیرت کے جذبے نے بیدار ہو کر حسنِ خلوص، تحقیق اور جستجو کی بدولت کتم عدم سے صدیوں قدیم پوشیدہ علوم (مثلاً الرسالہ غوث الاعظم رض، بشائر الخیرات، کنز المعارف (۱۷ المکتوبات غوث الاعظم رض)، سر الاسرار، جلاء الخاطر از حضور غوث الاعظم رض و اسرار الوجود از بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ و حزب البر و حزب النصر، از شیخ ابو الحسن شاذلیؒ) کو منصۂ شہود پر لا کر دینی خدمات انجام دی ہیں اس کا اعتراف، ہند اور بیرونِ ہند کے علماء کرام و مفتیان عظام نے کھلے دل سے کیا بجز چند رندِ خرابات و ننگِ اسلاف کے جو اپنی نیش زنی کی عادتِ قبیحہ سے مجبور ہو کر بے بنیاد الزامات عائد کئے، اور یہ مذموم سلسلہ کسی نہ کسی عنوان سے بقول نیاز فتحپوری "آج کی صحافی اصطلاح کے دانشور و علماء" کی طرف سے روزنامہ اخبار بعجبا بعنت حیدرآباد میں کئی ہفتوں تک جاری رہا، راقم (تعارف کنندہ و پیش کنندۂ کتب) کے لئے کور باطنوں کا یہ معاندانہ رویہ اور متضاد بیانات تاریخ کا کوئی نیا واقعہ نہیں تھا کیونکہ بارہا تاریکی کو نور پر چھاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ یہ فقیر نہ عالم و دانشور ہے اور نہ ہی کسی کتاب کا مترجم۔ مَنْ عُرِفَ بِشَیْءٍ نُسِبَ اِلَیْہِ (جو شخص کسی چیز کے ذریعہ پہچانا گیا اُسی کی طرف منسوب ہو گیا) اہلِ ہند و پاک کو حضور غوث الاعظم رض کی تالیف "بشائر الخیرات" سے متعارف کروانے پر ہی علمائے کرام و مفتیانِ عظام نے شیخ البشائر جیلانی و عاشق غوث الاعظم رض سے موسوم و ملقب کیا۔ چنانچہ عاشقوں کو عالموں اور دانشوروں کے حلقے میں ڈھونڈھنا دانشمندی کی علامت نہیں۔ صحیح نقاد، واقعات و حالات کو دیکھتا ہے اور انھیں سے استدلال کرتا ہے۔ خود پہلے سے کوئی رائے قائم کر کے اس کی تائید و حمایت میں حجت و دلیل کی جستجو کرنا نقاد کا بدترین عیب ہے۔ لَا یُنْبِتُ الْبَقْلَةَ اِلَّا الْحَلْقَةُ۔ (بدترین بات بدترین آدمی ہی کے مُنہ سے نکلتی ہے) اور رُبَّ لَائِمٍ مُلِیْمٌ (بہت سے ملامت کرنیوالے خود قابلِ ملامت ہوتے ہیں) اسرار الوجود وغیرہ پر مسلسل بے جا تنقیدات و شخصی حملے ذریعہ اخبار سیاست تحریری شواھد ہیں۔ اچھا نقاد وہی ہو سکتا ہے جو محبت وعناد کے جذبات پر غالب ہو، ورنہ انسان فطرتاً بہت کمزور ہے اور اس کا جذبات سے مغلوب نہ ہونا آسان بات نہیں۔ علامہ ابن الجوزی، عز الدین بن عبدالسلام، ابنِ تیمیہ جیسے مشہور نقاد و مورخ علماء کے تنقیدات زلتِ قلم سے منزہ و پاک ہیں۔ علم کی بزرگی معلوم کی بزرگی پر منحصر ہے معلوم جس قدر شریف ہوتا ہے اس کا علم بھی بہتر ہوتا ہے۔ مذکورہ ناقدین

(جن کا نام لینا بھی گوارہ نہیں) کے قلم سے جرح و تنقید کے بہانے سبّ و ستم اور مذموم اصطلاحات کا جو ظہور ہوا یہ تاثر دیتا ہے کہ عام بدزبان تبرائیوں کی طرح مشق تبرا فرمایا گیا جو کسی ضال مضل، فاسق و فاجر اور بدکردار شخص کے لئے کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ اس کے بعض اسفل ترین حرکات سے بھی گریز نہیں کیا گیا جنھیں ضبط تحریر میں لاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

بندۂ کمترین نے بتوفیق کردگار اپنے تدبر و تحمل سے دَعِ الشَّرَّ یَعْبُرْ (شر کو چھوڑ دو گذر جائے گا) پر عمل پیرا ہو کر ایک طرف اپنے دامن کو آلودہ ہونے سے بچایا تو دوسری طرف لَا یُؤْتَ حِلْمًا صِفَ حَلِیْمٌ مِنْ جُھُوْلٍ کی صفت سے متصف ہونے کا عملاً ثبوت بھی دیا۔ لیکن صبر کے گھونٹ کا طبعی اثر بہرحال ہو کر رہا اور ایک ماہ کے قلیل عرصے میں دو مرتبہ قلب پر حملے ہوئے۔ بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ مجھے مزید استقامت (اقوال میں، افعال میں اور احوال میں) عطا کرے اور معترضین، حاسدین و بدزبان ناقدین کو بھی نیک توفیق دے۔ آمین

اس طرح طے کی ہیں ہم نے منزلیں ۔۔ گر پڑے، گر کر اٹھے، اٹھ کر چلے

اردو خطاطی کے اس دور انحطاط میں، حیدر آباد میں انگلیوں پر گنے جانے والے چند اہل فن حضرات میں جناب محمد ضمیر الدین صاحب الخُدری محفوظ رقم بھی اب چراغ سحری کی طرح رہ گئے۔ آپ کی روش و گردش قلم اور نشست الفاظ کا فن یقیناً تحصیلی ہے۔ "بشائر الخیرات"، تالیف حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ مطبوعہ ۱۹۸۸ء کی کتابت کے بعد آپ کو امین الخطاط کے لقب سے ملقب کیا گیا۔ یہ بندۂ ناچیز بھی اس وسیع و قدیم فن میں مفید معلومات رکھتا ہے۔ گو میں نے فن خوش نویسی کا علم اوائل عمر (یعنی ۹ سال) میں تحصیل کیا اور کتاب "نظم پروین"، تصنیف منشی دیبی پرشاد سحر سے مشق کر کے اپنے والد بزرگوار حضرت میر قاسم علی الملقب باغ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے صلاح لیا کرتا تھا۔ (جن کا مزار شریف مسجد کمیلہ یاقوت پورہ میں واقع ہے اور ہر سال عرس شریف ۲۹ شعبان کی فجر میں ہوتا ہے)۔ حضرت نواب محمد اشرف صاحب معینی، خلف نواب لقمان الدولہ بہادر ناظم تعمیرات عامہ حکومت حیدر آباد دکن (جن کا شمار دنیا کے مشہور Philatelists میں ہوتا تھا اور نیشنل میوزیم دہلی میں بہ حیثیت کیوریٹر (Curator) اور سالار جنگ میوزیم میں حیثیت کیٹلاگر Cataloguer ماہرانہ خدمات انجام دیں۔ کیونکہ آپ کو آثار قدیمہ و نوادرات کا وسیع علم تھا۔)

نواب صاحب ہی کی ایماء و اخراجات پر میرے والد بزرگوار نے مکمل طلائی قلمی قرآن شریف کی کتابت کی جس پر تزئین کاری استاد جی۔ بانیا صاحب نے کی نیز نواب صاحب ہی کے اخراجات پر نادر و نایاب قلمی تصویر نظام الملک آصفجاہ بہادر اول کے حاشیے پر بانیا صاحب سے چند افراد خاندان کے ساتھ والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تصویر مغلائی طرز پر ہی بنوائی۔ اور یہ دونوں نوادرات یعنی قرآن شریف و تصویر برٹش میوزیم لندن کی زینت ہیں) نواب صاحب کا انتقال سنہ ۱۹۷۴ء میں مدینہ منورہ میں ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ میں نے بچپن میں آرٹ جناب استاد بانیا صاحب

سے سیکھا اور خوش نویسی کا علم اپنے والد بزرگوار سے۔ زمانہ کے حوادث نے مجھے تحصیلِ علم کی طرف راغب کیا چنانچہ میں نے انجینئرنگ و آرکٹیکٹ کا علم حاصل کیا اور تقریباً ۳۶ سال سے پیشۂ انجینیرنگ سے وابستہ ہوں۔ آرٹ و خوش نویسی نیز کلاسیکل موسیقی میری فطرت میں شامل ہیں۔ لہٰذا میں نے چند برسوں سے اس میدان میں طبع آزمائی کی جیسے حضور غوث الاعظمؓ کی کتابوں (۱) بشائر الخیرات حصہ چہارم تا ہشتم (۲) جلاء الخاطر (۳) نقوش جیلانیؓ اور حضرت ابوالحسن الشاذلیؒ کی حزب البر و حزب النصر کے سرورق و تزئین کاری کو اہلِ فن نے بنظرِ تحسین دیکھا۔ ممکن ہو یہ کتاب میری آخری علمی خدمت ہو اسی لئے میں نے چند سطور بے بنیاد الزامات کی صفائی میں اور شخصی تعارف کے طور پر لکھ دیا ہے۔

قارئین کے علم میں یہ بات لائی جاتی ہے کہ میرے دورانِ قیام بغدادِ شریف ماہ مارچ ۱۹۹۰ء، جناب محترم الحاج السید یوسف الگیلانی متولی الاوقاف قادریہ بغداد شریف نے اپنی دستخط و تحریر سے مزار مبارک غوثیت مآبؓ کے روضہ کو محصور کی ہوئی نقروی جالی کی عکسی تصویر عطا کی جس پر میرے نام کے آگے "غلام نبی" کے الفاظ از خود اضافہ کئے جسے میں نے ازراہِ تبرک و سعادت ان الفاظ کو سرنام اپنا لیا ہے۔ ~~

گھر بیٹھے ہمیں ہاتھ لگی منزلِ مقصود ٭ جب توڑ کے ہم بیٹھ رہے پاؤں طلب کے

اگر میرا مضمون بعنوان "سخنِ افاضات" جدید طرزِ تصنیف کے معیارِ حسن کو نہیں پہنچا ہے اور کامل طور پر مربوط نہیں پایا جاتا ہے تو اہلِ قلم حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اسلوبِ نگارش اور ربطِ تحریر کے لحاظ سے نہیں، بلکہ اس نقطہ نظر سے دیکھیں کہ اس میں علوم و حقائق کے کس قدر گراں بہا ذخیرے جمع کئے گئے ہیں یعنی بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ (میں اخلاق کے بلند ترین مقام پر تمہیں پہنچانے آیا ہوں) کے وارثِ حال و کمال حضور غوثیت مآبؓ کی تعلیمات جو آپکے رشحاتِ قلم کے شاہکار ہیں یقیناً عَلَّمَ بِالْقَلَمِ کی سنتِ الٰہی کی شانِ جلالت کا مظہر نظر آئیں گے جو اعمالِ صالحہ و اتباعِ سنّتِ نبویؐ کی ترغیب دیتے ہیں۔ اگر اخلاصِ نیت ہو تو نصرت و فتح بھی مل سکتی ہے کیونکہ (بقول حضرت معروف کرخیؒ) "اعمالِ صالحہ کے بغیر جنّت کی طلب، اتباعِ سنّت کے بغیر شفاعت کی امید اور نافرمانی کے بعد رحمت کی تمنا سراسر حماقت ہے"۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

بندۂ اکمل الرجال و الشمس لایزال
غلام نبی میر بہادر علی اقبال کان اللہ لہٗ

۲۹ شوال المکرم ۱۴۱۳ھ م ۲۲ اپریل ۱۹۹۳ء پنجشنبہ بھارت گراؤنڈ، ملے پلی۔ حیدرآباد اے۔پی۔

حزب النصر

عبد القادر

اللّٰهم اسألك غمسة في بحر نور هيبتك القاهرة الباهرة
الظاهرة الباطنة القادرة المقتدرة حتى يتلألأ وجهي
بشعاعات من نور هيبتك تخطف عيون الحسدة والمردة
والشياطين من الإنس والجن أجمعين فلا يرشقوني بسهام
حسدهم ومكائدهم الباطنة والظاهرة وتصير ابصارهم خاشعة
لرؤيتي ورقابهم خاضعة لسطوتي ۞ واحجبني اللّٰهم بالحجاب
الذي باطنه النور فتبتهج احوالي بأنسه وتتأيد اقوالي وافعالي
بجسه وظاهره النار فتلفح وجوه اعدائي لفحة تقطع موادهم عني
حتى يصدوا عن مواردهم خاسئين خاسرين خائبين خاشعين
خاضعين متذللين يولون الادبار ويخربون الديار ويخربون
بيوتهم بايديهم وايدي المؤمنين واسألك النور الذي احتجب به
قوام ناموس انوار وجهك النور الذي احتجبت به عن ادراك
الأبصار أن تحجبني بانوار أسمائك في أنوار أسرارك حجابا كثيفا
يدفع عني كل نقص يخالطني في جوهريتي وفي عرضيتي ويحول
بيني وبين من أرادني بسوء وما تحييني به من فضائلك التي

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



حزب النصر

لسیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی ہیبتِ قاہرہ، باہرہ، ظاہرہ، قادرہ اور مقتدرہ کے نورانی سمندر میں غوطہ زن فرما، تاآنکہ میرا چہرہ تیری ہیبت کے نور کی شعاعوں سے چمکنے لگے جملہ حاسدین، مردودین اور شیاطین، جن وانس کی آنکھیں اس سے خیرہ ہو جائیں۔ اور (وہ لوگ) مجھ پر حسد اور مکر و فریب ظاہری و باطنی کے تیر نہ چلا سکیں۔ مجھے دیکھ کر ان کی آنکھیں خوف سے نیچی ہو جائیں اور میرے رعب دبدبہ کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

اے اللہ مجھے اپنے اس حجاب سے ڈھانپ لے جس کا باطن نور ہے، جس کے اُنس سے میرے احوال میں سرور اور جس کے احساس سے میرے اقوال اور افعال کی تائید ہو۔ اس (حجاب) کا ظاہر آگ ہے جو میرے دشمنوں کے چہروں کو جلا بھنا کر کوئلہ کر دینے والی ہے۔ اور ان کی بد طینتی کو مجھ سے منقطع فرما، یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے ٹھکانے سے خوار، ناکام، نامراد، خوف زدہ اور ذلت سے گردن ڈال کر پیٹھ پھیر کر بھاگیں۔ ان کی بستیاں اور گھر خود ان کے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں برباد ہو جائیں۔

(اے مولا) تیرے اس نور کا سوال ہے جو تیرے چہرے کے انوار کے راز کا نظام ہے وہ نور جس کے نقاب نے بصارتوں کو تیرے ادراک سے روک دیا ہے یہ کہ تو مجھے اپنے اسماء کے انوار سے اپنے اسرار کے انوار میں خوب چھپا لے جس سے کہ ہر نقص کو جو میرے جوہر و عرض میں ہے دفع ہو جائے یعنی مجھے لگنے نہ دے۔ اور جو کوئی میری طرف برائی کا قصد کرے وہ اس (حجاب) کے اور میرے

مَنَحْتَ بِهَا وَفَوَاضِلِكَ الَّتِي غَمَرْتَنِي فِيْهَا وَمَا إِلَيَّ وَعَلَيَّ وَبِي وَلِي وَ
عَنِّي وَفِيَّ فَإِنَّكَ دَافِعُ كُلِّ سُوْءٍ وَمَكْرُوْهٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ يَا مُنَوِّرَ كُلِّ نُوْرٍ أَلْبِسْنِي مِنْ نُوْرِكَ لِبَاسًا يُوْضِحُ لِي مَا الْتَبَسَ
عَلَيَّ مِنْ أَحْوَالِي الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ وَاطْمِسْ أَنْوَارَ أَعْدَائِي وَحُسَّادِي
حَتّٰى لَا يَهْتَدُوْا إِلَيَّ إِلَّا بِالذُّلِّ وَالْإِنْقِيَادِ وَالْهَلَكَةِ وَالنَّفَادِ فَلَا تُبْقِي
مِنْهُمْ بَاقِيَةً بَاغِيَةً طَاغِيَةً عَاتِيَةً أَقْمِعْهُمْ عَنِّي بِالزَّبَانِيَةِ وَهَدِّمْ
أَرْكَانَهُمْ بِالْمَلَائِكَةِ الثَّمَانِيَةِ وَخُذْهُمْ مِنْ كُلِّ نَاصِيَةٍ بِحَقِّ كُلِّ
اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا
مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَبِحَقِّكَ عَلَيْكَ
وَبِحَقِّكَ عَلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ عَلَيْكَ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَا غِيَاثَاهُ أَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَبِصِفَاتِكَ التَّامَّاتِ
الْعُلْيَا وَبِجَدِّكَ الْأَعْلٰى وَبِعَرْشِكَ وَمَا حَوٰى وَبِمَنْ عَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوٰى وَعَلَى الْمُلْكِ احْتَوٰى وَبِمَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ
قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى أَنْ تُطْلِعَ شَمْسَ لِهَيْبَةِ الْقَاهِرَةِ الْبَاهِرَةِ
الظَّاهِرَةِ الْقَادِرَةِ الْمُقْتَدِرَةِ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى يَعْمٰى كُلُّ شَخْصٍ
يَنْظُرُ إِلَيَّ بِعَيْنِ الْعَدَاوَةِ وَالْإِزْدِرَاءِ وَالْإِسْتِهْزَاءِ فَتُدْبِرُهُ عِنْدَ إِقْبَالِهِ
إِلَيَّ مُسْتَرَدًّا بِالْمَخَاوِفِ الْمُهْلِكَةِ وَالْبَوَائِقِ الْمُدْرِكَةِ فَتُحِيْطُ بِهِمْ
إِحَاطَتُكَ بِكُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى لَا تُبْقِي مِنْهُمْ بَاقِيَةً وَلَا يَجِدُوْا مِنْهَا وَاقِيَةً
بِاسْمِ اللّٰهِ مِنْ قُدَّامِنَا بِاسْمِ اللّٰهِ مِنْ وَرَائِنَا بِاسْمِ اللّٰهِ مِنْ فَوْقِنَا بِاسْمِ اللّٰهِ

درمیان حائل ہوجائے۔ اور تُو نے جن فضیلتوں سے نواز کر زندہ رکھا ہے اور اپنی نوازشوں اور احسانات سے مجھے ڈھانپ لیا ہے، ہر بُری ناگوار بات جو میری طرف آئے اور جو میرے خلاف آئے اور جو میرے ساتھ وابستہ ہوجائے اور جو میرے لئے آئے اور مجھ سے صادر ہوجائے اور جو مجھ میں برقرار رہے ان سب کا بے شک تو ہی دفع کرنے والا ہے۔ ہر چاہت پر قادر ہے۔

اے ہر نور کے منور کرنے والے! مجھے اپنے نور کا ایسا لباس پہنا کہ جس سے مجھ پر میرے پوشیدہ احوالِ باطنی وظاہری کھل جائیں۔ میرے دشمنوں اور حاسدین کے نور کو مٹادے۔ یہاں تک کہ وہ میری طرف ذلّت اور عاجزی، ہلاکت ونیست ونابودی کے سوا راہ نہ پائیں۔ ان میں سے کسی ایک باغی اور سرکش کو باقی نہ چھوڑ۔ ان کی زبانیہ (فرشتوں) سے سرکوبی فرما اور ان کی بنیادوں کو ثمانیہ (۸ فرشتے) سے ڈھادے، ان کو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹ۔ تیرے ہر ایک نام کا واسطہ جو تو نے خود رکھ لیا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کا علم دیا ہے یا تو نے اس کو علمِ غیب میں پوشیدہ رکھنا پسند کیا ہے۔ تیرے اس حق کا واسطہ جو خود تجھ پر ہے اور اس حق کا وسیلہ جو ہر صاحبِ حق کا تجھ پر ہے۔

اے حق، اے مبین، اے حیّ، اے قیوم، اے اللہ یا خداوندا یا غوث میں تیرے تمام اسمائے حسنیٰ اور اعلیٰ صفاتِ کاملہ اور تیری بلند مرتبت اور تیرے عرش اور جن کو عرش گھیرے ہوئے ہے، اے پالنے والے اے مدد کرنے والے واسطہ دیتا ہوں جو عرش پر متمکن ہے اور وہ جو ملک کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کے واسطے سے جو قریب ہوا اور نزول کیا پس دو کمان یا اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا، سوال کرتا ہوں کہ اپنی ہیبتِ قاہرہ، باہرہ، ظاہرہ، قادرہ، مقتدرہ کا آفتاب میرے چہرے پر طلوع فرما تاکہ ہر وہ شخص جو مجھ پر عداوت، حقارت اور استہزاء کی نیّت سے نظر ڈالے تو اندھا ہوجائے، جب وہ پیش قدمی کرنا چاہے تو خوف اور ہلاکت کے اندیشے سے لوٹ جائے۔ تو ان کو اپنے گھیرے میں لے جیسا کہ ہر شئے کو گھیرے میں لیا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں کوئی بھی باقی نہ رہے اور نہ کسی کو پناہ ملے۔ ہمارے آگے بسم اللہ، ہمارے پیچھے بسم اللہ ہمارے اوپر بسم اللہ ہمارے

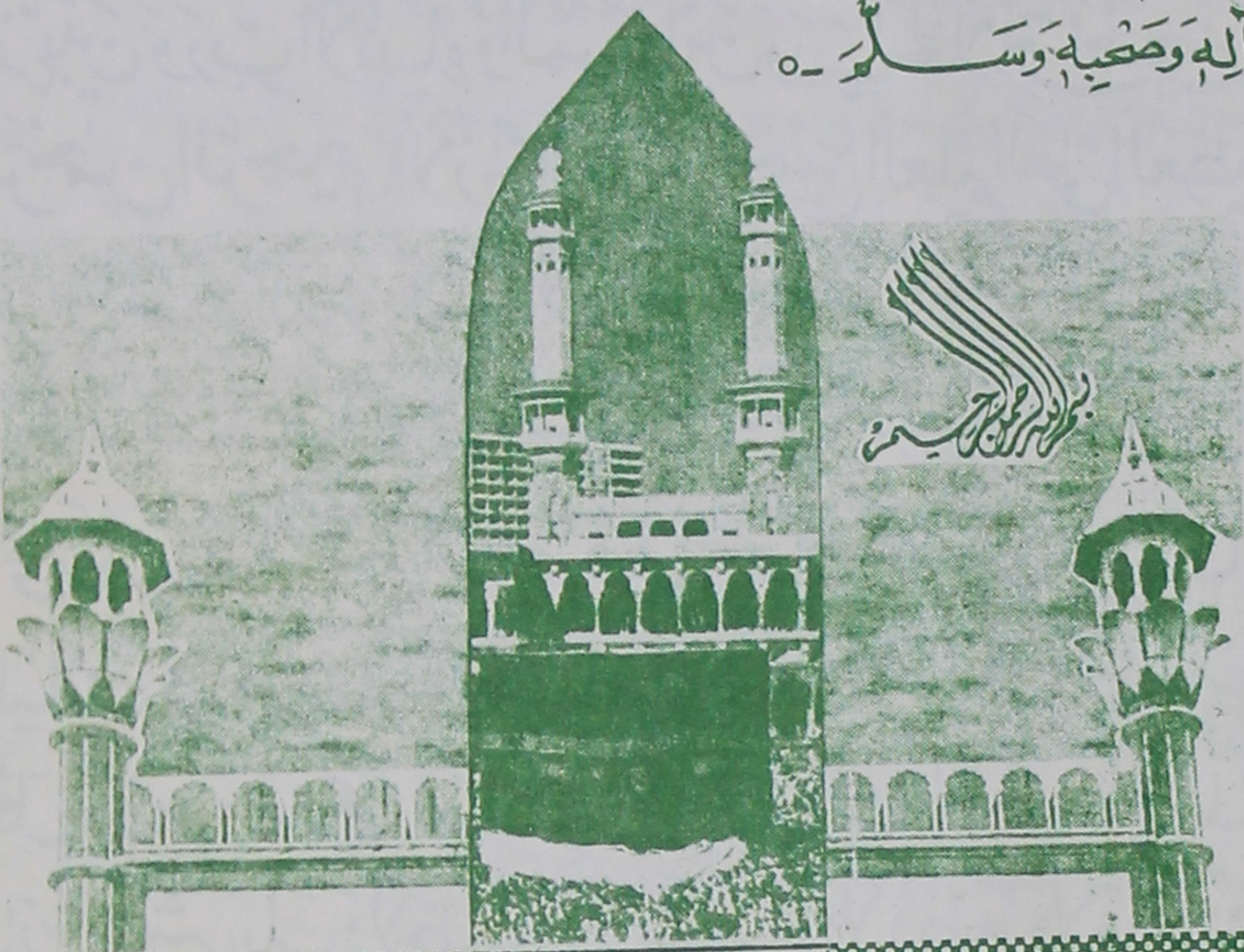
مِنْ تَحْتِنَا بِاسْمِ اللهِ عَنْ أَيْمَانِنَا بِاسْمِ اللهِ عَنْ شَمَائِلِنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا
فَاسْتَجِبْ دُعَانَا وَأَعْطِنَا سُؤْلَنَا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَّاللهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ ۞ فِيْ لَوْحٍ
مَّحْفُوْظٍ ۞ إِنْ نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا
خٰضِعِيْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ كٓهٰيٰعٓصٓ يَا وَدُوْدُ يَا مُسْتَعَانُ
حٰمٓ عٓسٓقٓ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۞

۱ الانعام ٦:٤٥ ۲ البروج ٨٥: ٢٠ تا ٢٢ ۳ الشعراء ٢٦: ٤



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ قَيُّوْمِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ
مُدَبِّرِ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِيْنَ ۞ مُنَوِّرِ أَبْصَارِ بَصَائِرِ الْعَارِفِيْنَ ۞
بِنُوْرِ الْمَعْرِفَةِ وَالْيَقِيْنِ جَاذِبِ أَزِمَّةِ أَسْرَارِ الْمُحَقِّقِيْنَ
بِجَذْبِ الْقُرْبِ وَالتَّمْكِيْنِ وَفَاتِحِ قُلُوْبِ الْمُوَحِّدِيْنَ بِمَفَاتِيْحِ
حَمْدِ الشَّاكِرِيْنَ ۞ جَامِعِ أَشْتَاتِ شَمْلِ الْمُحِبِّيْنَ فِيْ حَظَائِرِ
قُدْسِهٖ وَأُنْسِهٖ بِجَمْعِ الْحِفْظِ وَالْيَقِيْنِ أَحْمَدُهٗ حَمْدًا يَفُوْقُ

نیچے بسم اللہ ہمارے سیدھے ہاتھ بسم اللہ ہمارے بائیں ہاتھ بسم اللہ (ہماری حفاظت فرما)۔ اے ہمارے آقا اور مولا ہماری دُعاؤں کو قبول فرما اور ہمارا مطلوب پورا فرما۔ (آیاتِ قرآنی) پس ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اللہ ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے بلکہ وہ قرآن مجید ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے نشانی اتاریں جس پر اُن کی گردنیں جھک جائیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کٓھٰیٰعٓصٓ یَاوَدُوْدُ یَامُسْتَعَانُ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۝



دُعاءِ فتحُ البصائر

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کے پروردگار، زمینوں اور آسمانوں کے قائم رکھنے والے ہیں۔ تمام مخلوقات کے مدبر، عارفین کے بصائر کی بصارت کو نورِ معرفت اور یقین سے منور کرنے والے ہیں محققین کے اسرار کی باگ ڈور کو قرب اور قدر و منزلت سے کھینچنے والے ہیں۔ موحدین کے قلوب کو شاکرین کی حمد کی کنجیوں سے کھولنے والے ہیں محبین کے منتشر گردہ کو دربار قدس اور اُنس میں حفاظت اور یقین کے ساتھ جمع کرنے والے ہیں۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں ایسی تعریف

وَيَعْلُو وَيَفْضُلُ حَمْدَ الْحَامِدِيْنَ حَمْدًا يَكُوْنُ لِيْ فِيْهِ رِضًا
وَفَيْضًا وَحِفْظًا وَحَظًّا وَذُخْرًا وَحِرْزًا عِنْدَ خَالِقِيْ وَخَالِقِ الْاَقَالِيْمِ
وَالْجِهَاتِ وَالْاَقْطَارِ وَالْاَمْصَارِ وَالْاَعْصَارِ وَالْاَمْلَاكِ وَالْاَفْلَاكِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ وَرَبِّ الْاَقْرَبِيْنَ
وَرَبِّ الْاَبْعَدِيْنَ وَرَبِّ الْاَوَّلِيْنَ وَرَبِّ الْاٰخِرِيْنَ وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ
الْمُقَرَّبِيْنَ وَرَبِّ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَرَبِّ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ
(الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) الْاَزَلِيِّ الْقَدِيْمِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ الَّذِيْ دَحَا الْاَقَالِيْمَ وَاخْتَصَّ مُوْسٰى الْكَلِيْمَ وَاخْتَارَ
سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيْبًا مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَسَمّٰى نَفْسَهُ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ فَهُمَا اسْمَانِ عَظِيْمَانِ كَرِيْمَانِ
جَلِيْلَانِ فِيْهِمَا شِفَاءٌ لِكُلِّ سَقِيْمٍ وَدَوَاءٌ لِكُلِّ عَلِيْلٍ وَغِنَاءٌ
لِكُلِّ فَقِيْرٍ وَعَدِيْمٍ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) لَيْسَ لَهُ فِيْ مُلْكِهِ
مُنَازِعٌ وَلَا شَرِيْكٌ وَلَا ظَهِيْرٌ وَلَا شَبِيْهٌ وَلَا نَظِيْرٌ وَلَا مُدَبِّرٌ وَلَا
وَزِيْرٌ وَلَا مُعِيْنٌ بَلْ كَانَ قَبْلَ وُجُوْدِ الْعَالَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ ٥
وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مَلِيْكًا كَرِيْمًا قَيُّوْمًا اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ
الدَّاهِرِيْنَ فَهُوَ اِحَاطَتِيْ مِنْ جَمِيْعِ الشَّيَاطِيْنِ وَالسَّلَاطِيْنِ
وَعَوْنٌ لِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْاَقْرَبِيْنَ وَالْاَبْعَدِيْنَ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ)
يَامَوْلَانَا بِالْاِقْرَارِ وَنَعْتَرِفُ لَكَ اَيْضًا بِالْعَجْزِ وَالتَّقْصِيْرِ وَنُوْمِنُ
بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ فِيْ سَائِرِ الْاُمُوْرِ وَنَعْتَصِمُ بِكَ مِنْ جَمِيْعِ

جو بلند و بالا ہے اور جو حمد کرنے والوں کی حمد پر فضیلت رکھتی ہے، ایسی حمد جس میں میرے لئے رضامندی،
فیض، حفاظت، حصہ، ذخیرہ اور پناہ ہو میرے خالق کے پاس اور جو ملکوں،
سمتوں، اقطار، شہروں، زمانوں، املاک و افلاک
اور جہانوں کے خالق کے پاس (جو) آسمانوں، زمینوں کا رب اور زیادہ قریب والوں کا رب
اور جو زیادہ دُور اور اوّلین و آخرین کا پروردگار ہے نیز مقرب فرشتوں،
انبیاء و مرسلین کا رب ہے نیز تمام مخلوقات کا پروردگار ہے جو
(الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) رحمٰن رحیم ازلی، قدیم ہے۔ وہ سُننے والا، جاننے والا، بلند، عظمت والا،
غالب اور حکمت والا ہے جس نے ملکوں کا فرش بچھایا اور حضرت موسٰیؑ کو کلیم بنا کر مخصوص کیا اور ہمارے سردار
و آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنانے کے لئے، گروہ انبیاء اور مرسلین میں سے منتخب فرمایا
اور اپنا نام الرحمٰن الرحیم رکھا۔ یہ دونوں بڑے نام بزرگ اور جلیل ہیں
ان دونوں ناموں میں ہر بیمار کے لئے شفاء اور ہر مریض کے لئے دوا ہے۔ اور یہ ہر محتاج
و محروم کو غنا بخشنے والے ہیں (مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) آخرت کے دن کا مالک ہے۔ اس کے ملک میں نہ کوئی
جھگڑنے والا ہے نہ کوئی شریک ہے نہ پشت پناہ ہے نہ مماثل ہے نہ مثل ہے، نہ مُدبر ہے نہ
وزیر ہے۔ نہ مددگار ہے بلکہ وہ تمام عالموں کے وجود سے قبل وہ موجود تھا
وہ ازل سے پاک اور وہ ہمیشہ پاک، برتر، ملیک کریم اور قیوم رہا ہے۔ از ازل تا ابد، پس وہی میرا محافظ ہے
تمام شیاطین اور سلاطین سے اور وہی میرا مددگار ہے
تمام نزدیک اور دُور کے لوگوں سے (اِيَّاكَ نَعْبُدُ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اے ہمارے مولیٰ (گناہوں کے) اقرار کے ساتھ اور اعتراف کرتے ہیں۔ عاجزی اور کوتاہی کے ساتھ۔ تجھ پر ایمان
رکھتے ہیں اور تمام امور میں تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری مہربانی کے طلب گار ہیں باز رہنے کے لئے تمام

الذُّنُوبِ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
(وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) وَنَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَاجَةٍ مِّنْ
اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ ۔ اَللّٰهُمَّ يَاهَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ لَاهَادِيَ لَنَا غَيْرُكَ
وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَنَشْهَدُ اَنَّ
سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَهَادِيْنَا وَمُهْدِيْنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَ
حَبِيْبُكَ وَنَبِيُّكَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ الْمَبْعُوْثُ
رَحْمَةً اِلٰى كَافَّةِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَوَارِثِيْهِ وَحِزْبِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ۔
صَلٰوةً وَسَلَامًا دَائِمَيْنِ مُتَلَازِمَيْنِ بَاقِيَيْنِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
(اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) (صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ)
رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا
صِرَاطَ اَهْلِ الْاِسْتِقَامَةِ وَالدِّيْنِ وَالتَّعْظِيْمِ صِرَاطَ اَهْلِ
الْاِخْلَاصِ وَالتَّسْلِيْمِ صِرَاطَ الرَّاغِبِيْنَ اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ ۔
صِرَاطَ الْمُسْتَانِسِيْنَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ ۔ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ لَا تَغْضَبْ عَلَيْنَا وَ
سَهِّلْ لَنَا طَرِيْقًا بَيِّنًا لِمَا قَدْ نَطْلُبُهٗ مِنْكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ
وَاحْجُبْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ وَمَانِعٍ وَحَاسِدٍ وَبَاغِضٍ مِنَ الْخَلْقِ
وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِيْنَ (وَلَا الضَّآلِّيْنَ) اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

گناہوں سے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں اے جلال اور اکرام والے

(اِیَّاکَ نَسْتَعِین) اور ہم مدد طلب کرتے ہیں تجھ ہی سے اپنی تمام حاجتوں

دینی و دُنیوی میں' اے اللہ اے گمراہوں کو ہدایت دینے والے ہمارا کوئی ہادی نہیں' سوائے تیرے'

تُو اکیلا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تُو ہی حقیقی واضح بادشاہ ہے۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے

سردار اور نبی (ہم کو غیب کی خبر دینے والے) اور ہمارے ہادی اور رہنما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے رسول اور

حبیب ہیں تیرے نبی ہیں' جو اُمّی (ام القریٰ میں پیدا ہونے والے۔) وعدہ وفا کرنے والے' امانتدار

اور تمام مخلوقات کی طرف رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اللہ کا دُرود ہو آپ پر آپ کی آل'

اصحاب' متبعین' وارثین اور آپ کے پاک و طاہر زمرہ پر۔

یہ درود و سلام دائم اور باقی رہنے والا ہو قیامت کے دن تک'

ہم کو ہدایت پر قائم دائم رکھ نصیب فرما سیدھے راستہ کی یعنی راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا

اے رب العالمین۔ یعنی نبیوں' صِدیقوں' شہداء اور صالحین کا راستہ۔

یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں' یہ محض اللہ کا فضل ہے اور وہ علیم کافی ہے (ہم کو)

راستہ (چلا) اہلِ استقامت' دینداروں' اور تعظیم والوں کا۔ راستہ اہلِ

اخلاص اور اہلِ تسلیم کا' راستہ ان لوگوں کا جو رغبت رکھتے ہیں نعمتوں والی جنتوں کا۔

راستہ ان لوگوں کا جو تیرے روئے مبارک سے اُنس رکھتے ہیں اُن کا راستہ نہیں جن پر غضب ہوا۔

(اللہ کا علم حقیقت وجود من حیث

ھو ھو ہے)۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ ہم پر غصّہ نہ کر اور

ہمارے لئے سہل کردے۔ اس واضح راستہ پر (چلنا) جس کو اے رب العالمین ہم تجھ سے طلب کرتے ہیں۔

ہم سے روک دے ہر قطع کرنے والے' رکاوٹ ڈالنے والے' حسد کرنے والے کو اور بُغض رکھنے والی مخلوق کو

جن و انس سب میں سے اور نہ گمراہوں کا راستہ۔ آمین (قبول فرما) اے اللہ

يامالكَ ملوكِ العوالمِ كلِّها لاالٰه الّا انت سُبحٰنك انّی کُنتُ
مِنَ الظّٰلمين ربِّ تداركنا برحمتِكَ ونجِّنا من الغم يامُنجی
المُؤمنين وفرِّج عنّا مانحنُ فيه ياغياثَ المُستغيثين
اَغِثنا اللّٰهُمَّ اِنّا نسألُكَ بموضعِكَ فی قُلوبِ العارفين ۔ و
ببهاءِ كمالِ جلالِ جمالِ سِرِّكَ فی سائرِ المُقرّبين وبدقائق
طرائق السّادات الفائزين ۔ وبخضوعِ خشوعِ دموعِ أعينِ
الباكين وبرجيفِ وجيفِ قلوبِ الخائفين ۔ وبترنّمِ طواترِ
خواطرِ الواصلين وبرنينِ ونينِ حنينِ أنينِ المذنبين ۔
وبتوحيدِ تمهيدِ تمجيدِ تحميدِ ألسنةِ الذاكرين و
برسائلِ مسائلِ الطّالبين ۔ وبمكاشفاتِ لمحاتِ نظراتِ
أعينِ النّاظرين إلى عينِ اليقين ۔ وبوجودِ وجدِ وجودِك
ووجودِهم لكَ فی غوامضِ أفئدةِ سرِّ المحبّين ۔ أن تغرس
فی حدائقِ بساتينِ قلوبنا أشجار توحيدِك وتمجيدِك ۔
لنقتطفَ بها أثمارَ تقديسِك وتسبيحِك بأناملِ أكفِّ
اجتناءِ لطفِك وإحسانِك اللّٰهمّ واكشف عن عيونِ أبصارِ
بصائرنا حُجُبَ احتجابِنا واجعلنا ممّن رمی إليك بسهمِ الابتهالِ
فأصاب ۔ وممّن دعوت جوارحَ أركانِهِ لخدمتِك فأجاب ۔
وجعلتهُ من خواصِّ أهلِ العنايةِ والأحبابِ اللّٰهمّ إنّ أرضَ
الولايةِ من قلوبنا مجدبةٌ يابسةٌ عابسةٌ فاسقها من سحائبِ

اے تمام عالموں کی مملکتوں کے مالک تیرے سوا، کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔ میرے پروردگار اپنی رحمت سے ہمیں ڈھانک لے اور ہم کو نجات دے غم سے مومنین کو نجات دینے والے اور ہم جس (مصیبت میں (گرفتار) ہیں اس کو دور فرما۔ اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس، ہماری فریاد رسی کر، اے اللہ عارفین کے دلوں میں جو تیرا مقام ہے اس کے وسیلہ سے ہم سوال کرتے ہیں اور تیرے خالص نور کے جمال کے کامل جلالت شان کے وسیلہ سے، جو مقربین میں ہے اس اُنس کے وسیلہ سے جو ان کو تیرے بھید کے کمال، جلال اور جمال سے ہے، (اے اللہ) واسطہ بامُراد سادات کی راہوں کے دقائق کا، واسطہ رونے والی آنکھوں کے آنسوؤں کا، خوف کھانے والے دلوں کے لرزنے، مضطرب خشوع کرنیوالوں کا، واسطہ واصلین کے دلوں کے ترنم کا اور گناہگاروں کی آہ وزاری کا۔

واسطہ ذاکرین کی زبانوں کی توحید وتمجید وتحمید کا۔ واسطہ طالبوں کے سوالات کے پیامات کا۔

واسطہ عین الیقین کی طرف دیکھنے والی آنکھوں کے لمحاتِ مکاشفات کا۔ واسطہ اَسرارِ محبین کے قلوب کے دقائق کا جو تیرے اور ان کے وجود کی یافت میں ہیں۔

(اے اللہ ان واسطوں اور وسیلوں سے) تو ہمارے دلوں کے باغ میں اپنی توحید اور بزرگی کے درخت لگادے تاکہ ہم ان سے تیری تقدیس اور تسبیح کے پھل ان کے ہاتھوں اور انگلیوں سے توڑیں، جن سے تیرے لطف اور احسان کے ثمرات چُنتے ہیں۔

اے اللہ ہماری آنکھوں کی بصیرت پر سے حجاب اُٹھادے اور ہم کو ان لوگوں میں سے کردے جنھوں نے تیری طرف آہ وزاری کے تیر پھینکے اور وہ ٹھیک نشانہ پر بیٹھے

ہم کو ان لوگوں میں سے بنا جن کے اعضاء کو تو نے اپنی خدمت کے لئے آواز دی تو انھوں نے لبیک کہی۔ پھر تو نے ان کو اپنے خواص، اہلِ عنایت اور احباب میں سے کرلیا۔ اے اللہ ہمارے دلوں کی ولایت کی سرزمین بنجر، خشک اور شوریدہ ہوگئی ہے پس اس کو سیراب کرکے گلزار بنادے اس کو سحاب بارانِ

أَمْطَارِ الْوِلَايَةِ بِالْأَزْهَارِ ۔ لِتُصْبِحَ مُخْضَرَّةً بِجَمِيعِ رِيَاحِينِ الْقَبُولِ
وَالْإِيمَانِ ۔ مُتَفَتِّقَةً كَمَائِمُ أَزْهَارِ طَلْعِهَا بِشَقَائِقِ الرُّؤْيَةِ
وَالْعِيَانِ ۔ مُتَرَنِّمًا لُبُّ بُلْبُلِ فَرْحَتِهَا كَتَرَنُّمِ الْبُلْبُلِ فِي أَفْنَانِ
الْأَغْصَانِ ۔ شَاكِرَةً ذَاكِرَةً لَكَ عَلَى مَا أَوْلَيْتَهَا مِنْ فَوَائِدِ النِّعَمِ
وَالْإِحْسَانِ ۔ اللّٰهُمَّ مِنَّا الدُّعَاءُ وَمِنْكَ الْإِجَابَةُ وَمِنَّا الرَّمْيُ بِسَهْمِ
الرَّجَاءِ وَمِنْكَ الْإِصَابَةُ وَاجْعَلْنَا اللّٰهُمَّ مِمَّنْ دَعَا مَحْبُوبَهُ فَأَجَابَهُ
وَأَعْطَاهُ مَا تَمَنَّاهُ عَلَيْهِ وَمَا أَخَابَهُ ۔ اللّٰهُمَّ نَحْنُ عَبِيدُكَ
الْفُقَرَاءُ الضُّعَفَاءُ الْمُقَصِّرُونَ الْمَسَاكِينُ الْوَاقِفُونَ عَلَى عَتَبَةِ
جَنَابِ سَاحَةِ أَلْطَافِكَ الْمُنْتَظِرُونَ شَرْبَةً مِنْ جَنَابِ حُمَيَّا
خَنْدَرِيسِ رَحِيقِ عِنَايَةِ شَرَابِكَ لِنُصْبِحَ بِهَا نَشَاوَى مُوَلَّهِينَ
مِنْ سَكْرَةِ لَحْظَةِ خُمَارِكَ ۔ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ جَدَّتْ بِهِ إِلَيْكَ
مَطَايَا الْهِمَمِ مُتَمَلِّقَةً مُتَعَلِّقَةً بِأَذْيَالِ الْمَعْرُوفِ وَالْكَرَمِ وَقَدْ حَطَطْنَا
أَحْمَالَ أَثْقَالِنَا عَلَى سَاحَاتِ قُدْسِكَ مُتَعَطِّرَةً مِنْ نَفَحَاتِ
نَسَمَاتِ قُرْبِكَ وَأُنْسِكَ ۔ مُسْتَجِيرَةً بِكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ
الدَّيَّانُ مِنْ جَوْرِ سُلْطَانِ الْقَطِيعَةِ وَالْهِجْرَانِ ۔ اِسْمَعْ تَبَتُّلَنَا
وَابْتِهَالَنَا إِلَيْكَ وَقَدْ تَوَكَّلْنَا فِي جَمِيعِ أُمُورِنَا عَلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا
مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ ۔ اللّٰهُمَّ سُقْ إِلَيْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَا يُغْنِينَا ۔
وَأَنْزِلْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ مَا يَكْفِينَا وَادْفَعْ عَنَّا مِنْ بَلَائِكَ
مَا يُبْلِينَا وَأَلْهِمْنَا مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا يُنْجِينَا وَجَنِّبْنَا مِنْ

ولایت سے اتنا سرسبز وشاداب کردے کہ وہ قبول اور ایمان

کے پھولوں اور رویت و مشاہدہ کے غنچوں سے لَد جائے۔ (اس کی شاخوں پر)

بلبلِ عقل و دل کے ایسے چہچہے ہوں جیسے کہ ڈالیوں اور شاخوں پر بلبل چہچہاتے ہیں۔

ہم کو ان لوگوں میں کردے جو تیرا شکر اور ذکر کرتے ہیں۔ تیری نعمتوں اور احسانات پر۔

اے اللہ دعا کرنا ہمارا کام ہے اور قبول کرنا تیرا کام ہے۔ ہمارا کام امید کے تیر چلانا ہے

اور تیر اس کو نشانہ پر لگانا ہے۔ اے اللہ ہم کو ان لوگوں میں سے بنادے جنھوں نے اپنے محبوب

کو آواز دی تو اُس نے "ہاں" کہا اور ان کی تمنا کو پورا کیا بغیر محرومی کے۔ اے اللہ ہم تیرے محتاج

، کمزور اور کوتاہی کرنے والے حقیر بندے ہیں، مسکین ہیں۔ تیرے محلِ الطاف کی چوکھٹ

پر منتظر کھڑے ہیں کہ تیری بارگاہ سے عنایت کی شرابِ ناب دو گھونٹ ملے جس سے سرشار ہو کر مخمور

و مست ہو جائیں ہم کو ان لوگوں میں کردے جنھوں نے اپنی ہمت کی سواریاں کسیں،

چاپلوسی کے ساتھ دامنِ کرم و بخشش سے وابستہ ہو کر۔ اور ہم نے اپنے (گناہوں کے)

بوجھ کو تیرے میدانِ قدس میں اُتارا جو تیرے

قُرب اور اُنس کی نسیم کے جھونکوں سے مہک رہا ہے۔ ہم تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں

جُدائی اور قطع تعلقی کے دبدبہ کے ظلم کا بدلہ دینے والے۔ ہماری آہ و زاری کو سن لے۔

ہم اپنے تمام امور میں تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں تیرے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ

نہیں ہے۔ اے اللہ اپنی رحمت کو ہماری طرف اس قدر مبذول فرما

جو ہم کو بے نیاز کردے۔ اور ہم پر اپنی برکتیں اس قدر نازل فرما جو ہم کو مکتفی کردیں

اور ہم سے اپنی ایسی آزمائشوں کو ہٹالے جو ہم کو ہلاک کردیں۔

اور ہم کو نیک عمل کی توفیق دے جس سے ہم نجات پانے والوں میں ہو جائیں

الْعَمَلِ السَّيِّئِ مَا يُرْدِيْنَا ۝ وَأَفِضْ عَلَيْنَا مِنْ نُوْرِ هِدَايَتِكَ
مَا يُقَرِّبُنَا مِنْ مَحَبَّتِكَ وَيُدْنِيْنَا ۝ وَادْفَعْ عَنَّا مِنْ مَقْتِكَ مَا
يُؤْذِيْنَا ۝ وَاقْذِفْ فِي قُلُوْبِنَا مِنْ نُوْرِ مَعْرِفَتِكَ مَا يُحْيِيْنَا وَارْزُقْنَا
مِنَ الْيَقِيْنِ مَا يُثَبِّتُ بِهٖ أَفْئِدَتَنَا وَيَشْفِيْنَا ۝ وَعَافِنَا ظَاهِرًا وَ
بَاطِنًا مِنْ كُلِّ مَا فِيْنَا ۝ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ ۝
وَجَوَامِعَهٗ وَكَوَامِلَهٗ وَأَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَأَنْظِمْنَا
بِسِلْكِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَنْتَ رَاضٍ عَنَّا لَكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ لَا هَادِيَ لَنَا
غَيْرُكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ يَا هَادِيَ عِبَادِكَ الْمُضِلِّيْنَ ۝
قَرِّبْنَا إِلَيْكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ آمِيْنَ ۝ آمِنَّا مِنَ الْخَوْفِ مِنْكَ يَا أَمَانَ
الْخَائِفِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ (ثلاثا) ۝
أَنْ تُنْعِمَ عَلَيْنَا بِرِضَاكَ يَا مَالِكَ رِقَابِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ
وَالْعَوَالِمِ أَجْمَعِيْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ أَدْرِكْنَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ
يَا مُفَرِّجَ كَرْبِ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ يَا
مُنْجِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ
إِنِّيْ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ (ثلاثا) أَنْ تَفْتَحَ لِيْ مِنْ سَائِرِ الطُّرُقِ وَالْأَبْوَابِ
إِلَى اسْمِكَ الْقَدِيْمِ وَتُيَسِّرَ لِيْ بِهٖ كُلَّ عِلْمٍ وَأَمْرٍ عَسِيْرٍ ۝ وَسَهِّلْ
لِيْ بِهٖ كُلَّ أَمْرٍ يَسِيْرٍ وَتُقَرِّبَ بِهٖ كُلَّ أَمْرٍ صَعْبٍ بَعِيْدٍ وَتُسَخِّرَ لِيْ

اور ہم کو ایسے بُرے عمل سے بچا جو ہم کو برباد کر دے۔ اور ہم پر اپنے نورِ ہدایت کا فیضان کر جس سے

ہم تیری محبت اور چاہت میں قریب تر ہو جائیں۔ ہم سے اپنی اس ناراضگی کو دور فرما

جو ہمارے لئے اذیت ناک ہو۔ ہمارے دلوں میں اپنی معرفت کا نور ڈال جو ہم کو زندہ کر دے۔

اور وہ یقین نصیب فرما جس سے ہمارے دل مضبوط ہو جائیں۔ ہم کو شفاء دے، ہم کو عافیت دے، ہماری ظاہری

و باطنی بیماریوں اور خرابیوں سے جو بھی ہم میں ہیں۔ اے اللہ ہم تجھ سے آغاز و انجام میں خیر کا سوال کرتے ہیں۔

یہ خیر جامع، کامل، ابتداء، انتہا اور ظاہر و باطن (میں نصیب ہو) اور ہم کو مخلوقات میں

سب سے بہتر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں جوڑ دے اس حال میں کہ تو ہم سے راضی ہو،

اے رب العالمین تعریف صرف تیرے ہی لئے ہے۔ اے اللہ، اے گمراہوں

کو ہدایت دینے والے، ہمارا کوئی ہادی نہیں سوائے تیرے اے پروردگار۔ اے اپنے گمراہ بندوں

کے ہادی ہم کو اپنے سے قریب کر لے اے پروردگار۔ آمین۔ اپنے خوف سے ہم کو امان دے۔

اے خوفزدوں کو امان دینے والے یا رب العالمین۔ اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں یا اللہ (تین مرتبہ)

تو ہم پر اپنی رضامندی کے ساتھ انعام کر۔ اے اولین و آخرین اور تمام جہانوں کی گردنوں کے مالک

سوائے تیرے کوئی معبود نہیں بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔

اے اللہ اے ارحم الراحمین ہم کو اپنی رحمت سے تھام لے اور ہم جس (پریشانی میں) (مبتلا) ہیں اس کو دور

فرما دے۔ اے تمام مخلوقات کی پریشانیوں کو دور کرنے والے، ہم کو رنج و غم سے نجات دے

اے مومنین کو نجات دینے والے! اور اپنی رحمت سے اے رب العالمین ہم پر رحم فرما۔ اے اللہ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یا اللہ (۳ مرتبہ) کہ میرے لئے تمام راستے اور دروازے اپنے اسمِ قدیم کی طرف

کھول دے اور اس (کی برکت) سے مجھ پر آسان فرما۔ تمام علم اور دشوار کام اور ہر آسان کام کو بھی خوب سہل

فرما دے اور اس کے طفیل میں ہر امر کٹھن کو آسان اور بعید کو قریب کر دے۔ اس کے طفیل سے وجود کو میرے لئے مسخر فرما

بِهِ الْوُجُوْدِ يَا اَللّٰهُ (ثلاثا) مَكِّنِّيْ مِنَ التَّفَرُّجِ فِيْ سَعَةِ مُلْكِكَ وَ
مَلَكُوْتِكَ مَلِّكْنِيْ يَا اَللّٰهُ (ثلاثا) ۔ نَاصِيَةَ كُلِّ ذِيْ رُوْحٍ
نَاصِيَتُهُ بِيَدِكَ وَنَجِّنِيْ يَا اَللّٰهُ (ثلاثا) ۔ مِنْ مُوْجِبَاتِ غَضَبِكَ
وَتُبَعِّدْ يَا اَللّٰهُ (ثلاثا) ۔ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَاَنْ تُدْرِكَنِيْ
بِخَفِيِّ لُطْفِكَ يَا اَللّٰهُ ۔ وَاَنْ تُسَخِّرَ لِيْ وَتُمَكِّنَنِيْ مِنْ كُلِّ مَا
اُرِيْدُهُ كَمَا اَنَّكَ تُرِيْدُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ الْوَلِيُّ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْمُبْدِئُ
الْمُعِيْدُ الْفَعَّالُ لِمَا تُرِيْدُ يَا بَارِئُ يَا مَعْبُوْدُ يَا مَقْصُوْدُ يَا
مَوْجُوْدُ يَا حَقُّ يَا مَعْبُوْدُ يَا مَنْ عَلَيْهِ الْعَسِيْرُ يَسِيْرٌ يَا مَنْ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا
وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَشَرَّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَشَرَّ كُلِّ
اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَحَيَّةٍ وَعَقْرَبٍ وَكُلِّ شَيْءٍ يَكُوْنُ عَقُوْرًا وَشَرَّ
سَاكِنِ الْقُرٰى وَالْمُدُنِ وَالْحُصُوْنِ وَالْقِلَاعِ وَالْحُمِّيَاتِ وَسَائِرِ
الْوَحْشِيَّاتِ يَا اَللّٰهُ (ثلاثا) يَا رَبِّ (ثلاثا) ۔ يَا رَحْمٰنُ (ثلاثا) ۔ يَا رَحِيْمُ (ثلاثا)
يَا مَالِكُ (ثلاثا) ۔ يَا مُعِيْنُ (ثلاثا) ۔ يَا هَادِيْ (ثلاثا) ۔ يَا مُهْدِيْ (ثلاثا)
اَسْئَلُكَ بِحَقِّ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنْ تُسَخِّرَ لِيْ كُلَّ شَيْءٍ ۔ يَا وَهَّابُ (ثلاثا)
يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ۔ اِصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ
كُلِّ شَيْءٍ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ خَيْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَسَهِّلْ لِيْ كُلَّ شَيْءٍ وَاعْصِمْنِيْ

یا اللہ (تین مرتبہ) اے اللہ اپنے ملک یعنی تیری ظاہری بادشاہت اور ملکوت (باطنی بادشاہت)

کی وسعتوں میں کشادگی کے ساتھ مقام عنایت فرما اور مجھے اقتدار دے (۳ مرتبہ) ہر ذی روح

کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ یا اللہ مجھے نجات دے (۳ مرتبہ) ان چیزوں سے جو تیرے غصہ کی موجب

ہیں اور یا اللہ دراز فاصلہ کردے (۳ مرتبہ) میرے اور تیری نافرمانی کے درمیان میں اور میرے درمیان

(اور مجھ کو) اپنے مخفی لطف سے تھام لے۔ اے اللہ (۳ مرتبہ) جس چیز کا میں ارادہ کروں تو اس کو میرے لئے

اس طرح مسخر کرکے قابو عنایت فرما، جس طرح کہ تو چاہتا ہے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے

تو ہی غنی اور حمید، ولی، مجید، باعث، شہید، مُبدی،

مُعید، اور فعال لِمَا تُرِید ہے۔ اے باری، اے معبود، اے مقصود،

اے موجود، اے حق، اے معبود، اے وہ ذات جس پر ہر دشوار آسان ہے۔ اے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت

میں خیر ہے، اسی کی طرف بازگشت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میں تجھ سے

سوال کرتا ہوں کہ تو میری کفایت فرما اُس شر سے جو زمین سے نکلے یا زمین میں داخل ہو

اور جو آسمان سے نازل ہو یا اس کی طرف چڑھے اور ہر شر والے کے شر سے اور

ہر شیر کالی (بلا) سانپ، بچھو اور ہر اس شئے کے شر سے جو کاٹنے والی ہو نیز

ساکنانِ دیہات، شہر، حصار اور قلعوں کے اور نجاروں اور تمام

وحشی (جانوروں) کے شر سے یا اللہ (۳ مرتبہ) یا رب (۳ مرتبہ) یا رحمٰن (۳ مرتبہ) یا رحیم (۳ مرتبہ)

یا مالک (۳ مرتبہ) یا معین (۳ مرتبہ) یا ھادی (۳ مرتبہ) یا ھدی (۳ مرتبہ)

میں بحق (سورۂ) فاتحہ سوال کرتا ہوں کہ ہر شئے کو میرے لئے مسخر کردے۔ یا وہاب (۳ مرتبہ)

اے ہر شئے کے پروردگار تو ہر شئے پر قادر ہے۔ مجھ سے ہر شئے کا شر دور فرما

اور برکت دے ہر چیز کے خیر میں اور ہر چیز کو میرے لئے سہل کردے اور ہر چیز (کے شر) سے مجھ کو بچا

مِن كُلِّ شَيْءٍ وَاغْفِرْ لِي كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى لَا تَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مُجِيبَ السَّائِلِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
اللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ السُّورَةِ الشَّرِيفَةِ الْمُبَارَكَةِ بِفَوَاضِلِ التَّفْضِيلِ
فِي الْوُجُودِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ الْعَمِيمِ وَجُودِكَ
الْكَرِيمِ يَا حَلِيمُ (ثلاثا) يَا عَظِيمُ (ثلاثا) ۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ
(ثلاثا) أَنْ تَرْزُقَنَا رِزْقًا حَلَالًا مُبَارَكًا طَيِّبًا وَأَنْ تُهَذِّبَ أَخْلَاقَنَا
يَا ذَا الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ وَالْفَضْلِ وَالْإِمْتِنَانِ يَا سُلْطَانُ يَا دَيَّانُ
وَأَنْ تَبْسُطَ لَنَا مِنْ عِنَايَتِكَ مَا قَدْ تَجُودُ عَلَيْنَا حَتَّى تَتَقَلَّبَ
إِلَيْكَ قُلُوبُنَا فِي بَحْرِ طَاعَتِكَ وَأَبْصَارِ بَصَائِرِنَا مُنَوَّرَةً بِهِدَايَتِكَ
يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ (ثلاثا) أَنْ تُحَقِّقَ أَرْوَاحَنَا
بِحَقَائِقِ الْعِرْفَانِ وَأَنْ تُتَوِّجَنَا بِتِيجَانِ الْقَبُولِ وَالْإِكْرَامِ وَالْإِمْتِنَانِ
يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ آمِينَ آمِينَ ۔ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ
(ثلاثا) أَنْ تُعْطِيَنَا صَبْرًا جَمِيلًا وَفَرَجًا قَرِيبًا وَأَجْرًا عَظِيمًا وَقَلْبًا
سَلِيمًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَعَمَلًا مَقْبُولًا
وَعِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَتَوْبَةً نَصُوحًا وَدُعَاءً
مُسْتَجَابًا وَكَسْبًا طَيِّبًا حَلَالًا وَإِيمَانًا ثَابِتًا وَدِينًا قَيِّمًا وَجَنَّةً وَ
حَرِيرًا وَعِزًّا وَظَفَرًا وَفَتْحًا قَرِيبًا يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ يَا خَيْرَ الْغَافِرِينَ
وَيَا مُجِيبَ دُعَاءِ عِبَادِكَ الْمُضْطَرِّينَ إِنَّكَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ
آمِينَ آمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَزْكَى تَسْلِيمٍ عَلَى أَفْضَلِ

اور سب کچھ معاف فرمادے یہاں تک کہ آپ مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کیجئے یعنی کسی قسم کی گرفت مت کیجئے۔ اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین۔ اے سائلین کے سوال کو قبول کرنے والے اے رب العالمین اے اللہ اس سورت مبارکہ کے وجود میں فضائل و فضیلت کے طفیل سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے وسیع فضل اور بخشش سے مجھ پر اپنا فضل فرما۔

یا حلیم (۳ مرتبہ) یا عظیم (۳ مرتبہ) یا اللہ (۳ مرتبہ) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہم کو حلال، پاکیزہ اور بابرکت رزق عنایت کر اور ہمارے اخلاق کو مہذب بنا۔

اے سخاوت، احسان، فضل اور امتنان والے، اے بادشاہ، اے غالب حکمران، ہم پر اپنی عنایت کو ایسا پھیلا دے کہ ہم خود اپنے قلوب کو تیری اطاعت کے سمندر میں ڈال دیں اور اپنی بصیرتوں کو تیری ہدایت کے نور سے منوّر کردیں۔

اے رب العالمین۔ اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں (۳ مرتبہ) کہ ہماری ارواح کو حقائقِ عرفان سے محقق فرما تا آنکہ ہم قبولیت، کرامت اور امتنان کا تاج پہنیں۔

اے جہانوں کے پروردگار، آمین آمین اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں (۳ مرتبہ) کہ تو ہم کو صبر جمیل عطا فرما۔ اور عنقریب کشادگی، اجر عظیم قلب سلیم اور لسانِ ذاکر عنایت فرما اور ہماری سعی کو مشکور اور ہمارے گناہوں کو مغفور اور عمل کو مقبول بنا اور علمِ نافع، قلبِ خاشع اور رزقِ واسع عنایت فرما۔ اور سچی توبہ، مستجاب دعا، کسب حلال و پاکیزہ، پختہ ایمان اور سیدھا دین، جنت، ریشم، اعزاز، کامیابی اور فتح قریب نصیب کر۔ اے بہترین مددگار اے بہترین بخشنے والے اے بیقرار بندوں کی دعا قبول کرنے والے! بے شک تو ہی رب العالمین ہے آمین آمین۔ اور اللہ تعالیٰ کا افضل درود اور پاکیزہ ترین سلام ہو۔

عِبَادِكَ أَجْمَعِيْنَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۰
صَلَاةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ بَاقِيَيْنِ مُتَلَازِمَيْنِ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ •

سلامٌ علیٰ قُطبِ الاقطاب فردِ الاحباب
حضرۃ الشیخ عبدِ القادرِ الجیلانی رضی اللہ عنہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَلِكَ الزَّمَانِ * وَيَا إِمَامَ الْمَكَانِ * وَيَا قَائِمًا
بِأَمْرِ الرَّحْمٰنِ * وَيَا وَارِثَ الْكِتَابِ * وَيَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
يَا مَنْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عَائِدَتُهُ * يَا مَنْ أَهْلُ وَقْتِهٖ كُلُّهُمْ
عَائِلَتُهُ * يَا مَنْ يَنْزِلُ الْغَيْثُ بِدَعْوَتِهٖ وَيَدِرُّ الضَّرْعُ بِبَرَكَتِهٖ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ *

ترجمہ: السلام علیک اے ملک الزمان اور اے امام المکان، اور اے رحمٰن کے حکم کو قائم کرنے والے اور اے وارثِ کتاب اللہ، اور اے نائبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے وہ جس کی طرف رجوع ہونے والی زمین و آسمان کی جماعتیں، اے وہ کہ تمام معاصرین (اولیاء) جس کے عیال (محتاج) ہیں، اے وہ جس کی دعا سے بادل برستے ہیں اور اے وہ کہ جس کی برکت سے تھنوں میں دودھ آتا ہے، تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں و برکتیں۔ (مترجم مفتی محمد عظیم الدین صاحب صدر مصحح دائرۃ المعارف)

****

❁ معاصرین اولیاء، رجال الغیب، اوتاد، اخیار، افراد، اقطاب و ابدال، جب بھی حضورِ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو مندرجہ بالا کلماتِ تبریک سے سلام پیش کرتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۸، مطبوعہ مصر ۱۳۰۴ھ)

◆ اوتاد کے اسمائے گرامی اصل کتاب میں نہیں ہیں۔ بعد تحقیق قدیم کتب کے حوالے سے قوس میں یہ اسمائے گرامی دیئے گئے ہیں تاکہ قاری ان کو اسماء سے مخاطب کر سکے۔

آسمان والوں اور زمین والوں میں سب سے افضل بندے،

خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور آپؐ کی آل اور اصحاب سب پر۔

یہ درود و سلام دائم، باقی رہنے والا آخرت کے دن تک مسلسل ہو۔

والحمد للہ رب العالمین ﴿

سَلَامٌ عَلٰی رِجَالِ الْغَیْبِ قُدِّسَتْ اَسْرَارُهُمْ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رِجَالَ الْغَیْبِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَیُّهَا الْاَرْوَاحُ
الْمُقَدَّسَةُ یَا نُقَبَا یَا نُجَبَا یَا رُقَبَا یَا بُدَلَا یَا اَوْتَادَ الْاَرْضِ [اَلْاَوْتَادُ
اَرْبَعَةٌ یَا عَبْدَ الْمَجِیْدِ فِی الشِّمَالِ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ فِی الْجُنُوْبِ یَا عَبْدَ الْحَیِّ فِی
الشَّرْقِ یَا عَبْدَ الْعَلِیْمِ فِی الْغَرْبِ] ◆ یَا اِمَامَانِ یَا قُطْبُ یَا فَرْدُ یَا اُمَنَاءُ
اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثَةٍ وَانْظُرُوْنِیْ بِنَظْرَةٍ وَارْحَمُوْنِیْ وَحَصِّلُوْا مُرَادِیْ
وَمَقْصُوْدِیْ وَقُوْمُوْا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ عِنْدَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
سَلَّمَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ※ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْخَضِرِ ۝

ترجمہ: اے غیب والو (مردانِ غیب) تم کو سلام، اے مقدّس روحو تم پہ سلام، اے نقیبو، اے نجیبو، اے محافظو، اے ابدالو، اے زمین کے اوتادو (اور وہ اوتاد چار ہیں۔ عبدالمجیدؒ شمال میں، عبدالقادرؒ جنوب میں، عبدالحیؒ مشرق میں، عبدالعلیمؒ مغرب میں)، اے دو اِمامو، اے قطب، اے فرد، اے امانت دارو، میری مدد کے ذریعہ دلجوئی کرو اور نظرِ کرم سے مجھے دیکھو مجھ پر رحم کرو اور میرے مطلوب و مقصود کو دلاؤ اور میری حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہیں سلامت رکھے۔ اے اللہ خضرؑ پر درود بھیج۔ (مترجم مفتی محمد عظیم الدین صاحب)

(الفیوضات الربانیہ فی ماثر الاوراد القادریہ مطبوعہ مصر سنہ ندارد، صفحہ ۱۹۸ وصفحہ ۱۹۹ پر حضورِ غوثیت مآب کا یہ ارشاد ہے کہ رجال الغیب وارواحِ مقدسہ پر سلام بھیجو۔ ارواحِ مقدسہ کن تواریخ میں کس سمت میں متوجہ رہتے ہیں۔ لہٰذا اسلام گذراننے والوں کو چاہیئے کہ تاریخ وسمت کا خیال رکھے)۔

مشرق ۷، ۱۴، ۲۲ اور ۲۹۔ یابین شمال مشرق ۶، ۲۱ اور ۲۸۔ شمال ۳، ۱۵، ۲۳ اور ۳۰ یہ مغرب ۵، ۱۳، ۱۹ اور ۲۷۔ مغرب وقبلہ ۲، ۱۰، ۱۷ اور ۲۵ مشرق وقبلہ ۸، ۱۱، ۱۸، ۲۴ اور ۲۶۔ اسطرح جملہ ۲۴ دن متوجہ رہتے ہیں جو تواریخ چھوٹ گئیں وہ ۱، ۴، ۱۲، ۱۶، ۱۹، ۲۰ ہیں۔ پس اے میرے بھائی جب تجھے علم ہوگیا انکے سیر راستے کا تو تجھے چاہیئے کہ تو اللہ تعالیٰ اور ان اصحاب کی طرف اوراد کی تلاوت کے بعد التجا کرے اور کہے کہ میری مُراد ومقصود کو پہونچو۔ یہاں طالب اپنے مقصود ومُراد کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ ان اصحاب کی برکت سے تیری مُراد وحاجت کو انشاءاللہ تعالیٰ پورا کرے گا۔

مفید معلومات:

رجال الغیب: مَردانِ غیب چار ہزار ہیں اور ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے اور خود اپنے حال کی خوبی سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ ان ہی میں جو عالم میں اہلِ تصرف اور درگاہِ حق کے سرِ لشکر ہیں وہ ۳۰۰ ہیں جن کو اخیار کہتے ہیں ان کے علاوہ

نقباء: یہ ایک خاص گروہ ہے جن کا کام بحکم ربّی یہ ہے کہ مخلوق کے باطنی حالات معلوم کریں اور کسی مصلحت کے تحت ان پر ظاہر کریں۔ ان کی تعداد (۳) ہے۔ اس گروہ کو اللہ تعالیٰ کے اسمِ باطن (هُوَ الْبَاطِنُ) کی فنائیت حاصل ہوتی ہے اسی لئے مخلوق کے باطنی حالات ان پر روشن رہتے ہیں۔

نجباء: یہ بھی ایک خاص گروہ ہے جن کا کام یہ ہے کہ مخلوق کی حاجت روائی کریں اور اپنے حسنات کے بدلے حق تعالیٰ کی جناب میں گنہگارانِ امت کی سفارش کریں اور ان کے مصائب وتکالیف اپنے پر لے لیں۔ ان کی تعداد چالیس ۴۰ ہے۔

بُدَلا: بدل کی جمع ہے، ابدال بھی کہتے ہیں۔ یہ سات اولیاءاللہ ہیں جن کے انتظام میں ہفت اقلیم ہے اور یہ بسبب لطافت کے جس عنصر میں چاہیں صورت بدل لیتے ہیں اور سفر کرتے ہیں اور ایک جسد اپنی صورت کا اس جگہ پر چھوڑ دیتے ہیں جسے کوئی پہچان نہیں سکتا کہ انھوں نے اس جگہ سے سفر کیا ہے یا نہیں۔ اسی سبب سے انھیں ابدال کہتے ہیں۔ مطالب رشیدیہ میں بحوالہ حدیث مرفوع ابدال کی تعداد چالیس ۴۰ بتلائی گئی ہے۔ صاحبِ کشف المحجوب نے بھی ان کی تعداد چالیس بتلائی ہے۔

اوتاد: یہ چار ۴ اولیاء اللہ ہیں۔ تمام معمورۂ دنیا کی محافظت ان کی برکت سے ہے جن کے متحققہ اسمائے پاک اوپر دیئے جاچکے ہیں۔ قاری انھیں اسماء کے ساتھ مخاطب کر کے سلام گذران سکتا ہے۔

امامان: یہ دو۲ اشخاص ہیں۔ ان میں سے ایک قطب کی داہنی جانب رہتا ہے اور دوسرا قطب کی بائیں جانب ہوتا ہے اور اسکی نظر عالمِ شہادت پر رہتی ہے۔ یہ صاحب ملکوت سے افضل ہوتا ہے اور قطب کے بعد یہی اسکا جانشین ہوتا ہے۔

قطب: یہ غوث ہی کا نام ہے۔ قطب الاقطاب بھی کہتے ہیں جو قطبیت کبریٰ پر فائز ہوتا ہے، بہ اعتبار حاجت روائی خلق غوث نام ہے اور بہ اعتبار قربِ ذاتِ حق، قطب نام ہے۔ یہ اپنے زمانے میں ساری دنیا میں ایک ہی ہوتا ہے اور اپنے وقت کے سارے اولیاء پر حاکم اور سب سے اعلیٰ و افضل ہوتا ہے۔ اٹھارہ ہزار عالم پر اسکی حکومت ہوتی ہے۔ غوث ظاہر و باطن میں قدم بقدم حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتا ہے۔

فرد: فردیت کی تجلی سے بامتابعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ممتاز ہوتا ہے، اور بوجہ انتہائی کمال کے دائرہ قطب سے خارج ہے۔

امناء: اصطلاح صوفیہ میں ملامتیہ فرقہ کو کہتے ہیں جنکے باطنی حالات ان کے ظاہر سے پوشیدہ رہتے ہیں لغوی معنی امانت دار اں ہے۔

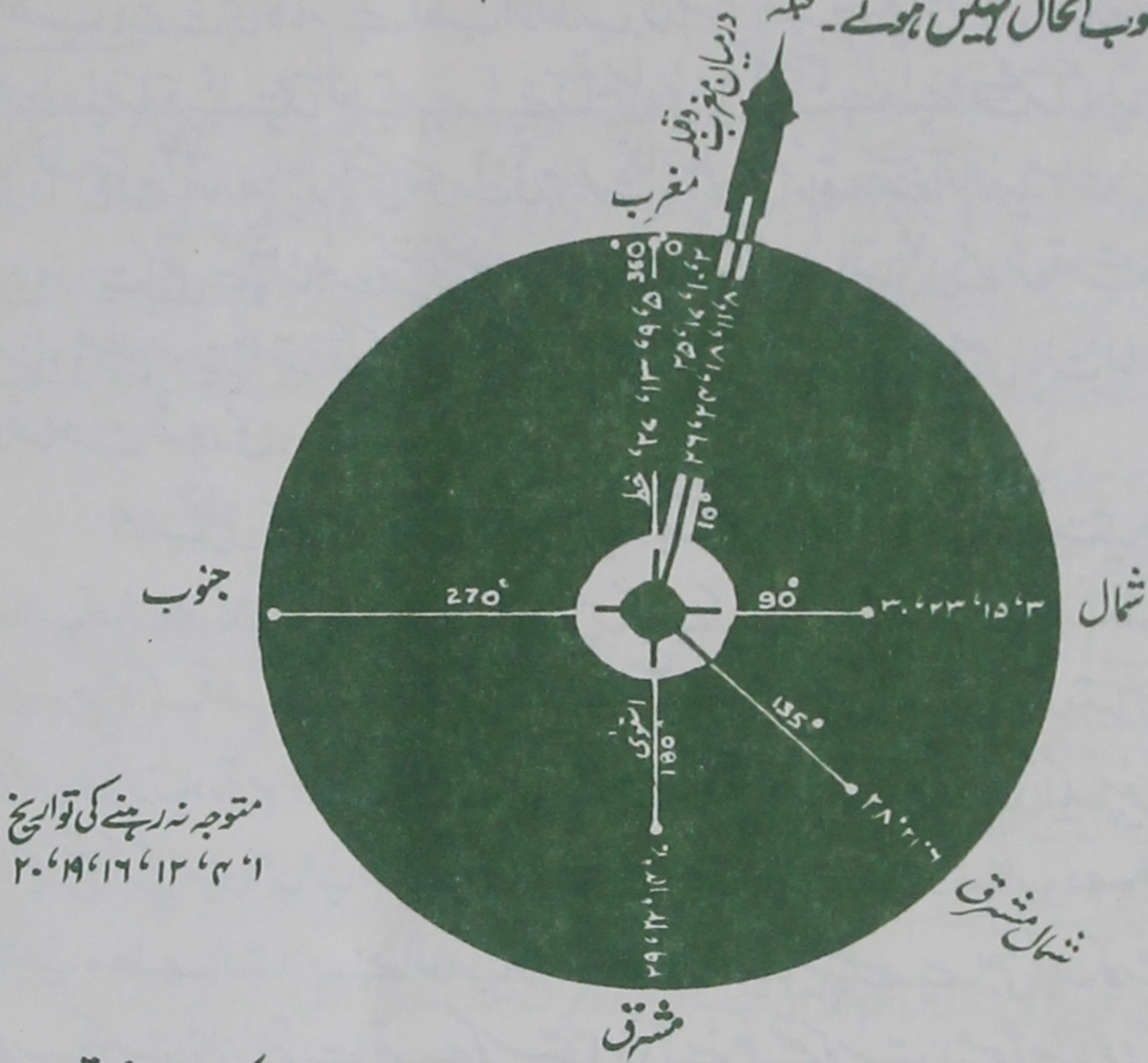
وضاحتِ ضروری:

اصحابِ تحقیق کہتے ہیں کہ قطب دو۲ قسم پر ہیں۔ ایک حقیقی دوسرا لفظی۔ قطبِ لفظی بہت ہیں (گو یہ بھی صاحبِ تصرف ہوتے ہیں) چنانچہ حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ لکل شیئ قطب و قطب القرآن یٰسٓ یعنی ہر چیز کا ایک قطب ہوتا ہے اور قطب قرآن کا یٰسٓ ہے۔ پس قطب حقیقی وہی ہے کہ مرتبہ اس کا تمام بندگانِ خدا پر زیادہ تر ہو اور سب اس سے فیض پاتے ہوں اور وہ قطب قدم بر قدم کوئی ایک پیغمبر کے ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ فتوحات مکیہ میں ارشاد فرمایا کہ فاما الاقطاب فھو علی قلوب الانبیاء علیھم السّلام۔ یعنے اقطاب کو استفاضہ دل انبیاء علیہم السلام سے ہے۔ یعنی ایک کو سیّدنا نوحؑ سے دوسرے کو سیّدنا ابراہیمؑ سے، تیسرے کو سیّدنا موسیٰؑ سے چوتھے کو سیّدنا عیسیٰؑ سے پانچویں کو سیّدنا داؤدؑ سے چھٹے کو سیّدنا سلیمانؑ سے ساتویں کو سیّدنا ایوبؑ سے، آٹھویں کو سیّدنا الیاسؑ سے نویں کو سیّدنا لوطؑ سے، دسویں کو سیّدنا ہودؑ سے، گیارہویں کو سیّدنا صالحؑ سے اور بارھویں کو سیّدنا شعیبؑ سے۔ گویا شیخ اکبرؒ بارہ۱۲ اقطاب کے قائل ہیں۔ اسرار المناقب میں مذکور ہے کہ ہر اقلیم کے لئے ایک ایک قطب مقرر ہے، چنانچہ اقلیم اول پر عبد الحیؑ اور وہ قدم بر قدم سیّدنا ابراہیمؑ ہے۔ اقلیم دوّم پر عبد العلیمؑ جو سیدنا موسیٰؑ کے قدم پر ہے اور اقلیم سوم پر عبد المریدؑ بقدم سیّدنا ہارونؑ ہے، اقلیم چہارم پر عبد القادرؑ برقدم سیّدنا ادریسؑ ہے اور اقلیم پنجم پر عبد الشکورؑ برقدم سیّدنا یوسفؑ اور اقلیم ششم پر عبد السمیعؑ برقدم سیّدنا عیسیٰؑ اور اقلیم ہفتم میں عبد البصیرؑ برقدم سیّدنا آدمؑ ہے۔ اور ہر ایک قطب واقفِ اسرارِ الٰہی ہے مگر علم ان کا مقام سیدنا جبرئیلؑ سے متجاوز نہیں ہوتا۔

اسرار المناقب میں مذکور ہے کہ حضور غوثیت مآبؓ کا مرتبہ فرد الافراد، قطب الاقطاب ہے اور قطب الاقطاب کا نام عند اللہ عبد اللہ ہوتا ہے اور اس کے دو۲ وزیر ہوتے ہیں ایک جانب یمین اور نام

اس کا عبد الملک اور دوسرا جانب یسار اور نام اس کا عبد الوہاب ہوتا ہے۔

ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ جمیع مامورین من اللہ جو عالم میں اہل تصرف اور درگاہ حق کے لشکر ہیں وہ کبھی مغلوب الحال نہیں ہوتے۔



مشرق

دنیا کی مشہور ترین "سٹی زن" کمپنی کے تیار کردہ قطب نما کے مطابق کعبۃ اللہ شریف کی سمت کا صحیح تعین برصغیر ہند و پاک میں"

مطبوعہ موسسۃ الصباح سعودی عربیہ سے مرتب کردہ جدول

درجہ	شہروں کے نام	درجہ	شہروں کے نام	درجہ	شہروں کے نام
	ہندوستان	۱۰	وشاکھاپٹنم، شولاپور	۱۳	سری نگر، لدھیانہ،
					بنگلہ دیش
		۱۱	احمد آباد، بنارس، کلکتہ، بڑودہ،		
۸	مدورائی۔ تریوندرم		بھاؤنگر، اندور، جمشید پور، سورت	۱۱	ڈھاکہ و دیگر شہر۔
۹	بنگلور، کالی کٹ، گوا، سیلم		جبلپور، جھانسی، ناگپور، پٹنہ،		پاکستان
	کوئمبتور، کولاڑ، مدراس، ماہی،	۱۲	دہلی، الہ آباد، آگرہ، اجمیر، انبالہ،	۱۲	کراچی، حیدرآباد
	منگلور، میسور، پانڈیچری،		بریلی، کانپور، جے پور، لشکر، لکھنو	۱۳	دیگر شہر
	تریچناپلی، کریکال		مرادآباد، میرٹھ، رامپور، سہارنپور	۶	جزائر مالدیپ
۱۰	بمبئی، حیدرآباد، پونہ، رائچور				

یازدہ اسمائے پاک

اللّٰھم صل علی محمدٍ بجمالک وجمال حبیبک ونبیک وشفیعک محمدٍ وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞ ۱۱ مرتبہ اول و آخر درمیان میں اسمائے پاک ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔

۱ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین سید محی الدین عبد القادر الجیلانی شیخ الانس والجن والملائکۃ رضی اللہ عنہ

۲ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب الانس والجن والملائکۃ رضی اللہ عنہ

۳ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین سلطان محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب البر والبحر رضی اللہ عنہ

۴ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین بادشاہ محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب الجنوب والشمال رضی اللہ عنہ

۵ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین مولانا محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب المشرقین والمغربین رضی اللہ عنہ

۶ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین مخدوم محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب النجوم والشہاب رضی اللہ عنہ

۷ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین اولیاء محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب الارض والسمٰوٰت رضی اللہ عنہ

۸ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین خواجہ محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب العرش والکرسی رضی اللہ عنہ

۹ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین درویش محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب اللوح والقلم رضی اللہ عنہ

۱۰ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین فقیر محی الدین عبد القادر الجیلانی قطب الفوق والارض وتحت الثریٰ رضی اللہ عنہ

۱۱ الٰھی بعزت وحرمت قطب الاقطاب غوث الاعظم غوث الثقلین مسکین محی الدین عبد القادر الجیلانی راکب الملائکۃ وصاحب المعراج تابع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ھمرائیل یالومائیل طایب طال یا لطاطائیل بحق شیخ عبد القادر الجیلانی شیئاً للہ بحق یا محمد یا محمد یا محمد افتح ابواب قلبی بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح یا ارحم الراحمین ۞

انتباہ

قصیدۂ مُفرّحُ الابراح

از رہِ فقر و فنا گوئی شہ بحر و برم ■ تا بجان و دل گدائے شیخ عبد القادرم

ہست دائم در طوافِ کعبہ کویش دلم ■ در رہِ صدق و صفا این ست حج اکبرم

چشمِ من تا از ہوائے خلدِ کویش کوثر است ■ آبِ حسرت میخورد رضوانِ حوضِ کوثرم

می نہم گریاں رُخِ خود بر درت ہر صبح و شام ■ رحمتے بر روئے گرد آلودۂ چشمِ ترم

چند روزے شد کہ محرومم ازاں روگشتہ ام ■ جلوۂ جاں پرورم فرما کہ تا جاں پرورم

اے صبا از من بآں سُلطانِ جیلانی بگو ■ سوختم اکنوں بیا بر باد دہ خاکسترم

مُردم از غم الغیاث اے غوثِ اعظم الغیاث ■ وقت آں آمد کہ بنمائی جمالِ انورم

گر نمی بینی کنون سُویم زعینِ مرحمت ■ جائے آں دارد کہ در دُنیا نہ بینی دیگرم

بے جمالِ جاں فزایت زندگانی مشکل است ■ رحمتے ورنہ تن و ایں جامہ باہم میدرم

غرّۂ لطفِ تو بودہ کس نیاورد م بچشم ■ زاں بچشمِ غیرت آوردند محنت بر سرم

ہر چہ بر من کردہ اند آخر زغیرت کردہ اند ■ وائے بر من گر کرمہایت نگردد یاورم

نیست یا غوثا بمن جُرم و گُناہ از ہیچ رو ■ رُو مکش از من کہ بس بیدل خراب و ابترم

گردمے پرواز بر گلزارِ کویت چوں ہزار ■ چوں پرم سنگ جفا بشکست اکنون چوں پرم

شد ز تاب آتشِ غم تن مرا انگشت ساں ■ ہست گوئی خرقۂ ماتم زحسرت در برم

در تب و تابم شب و روز از عنایت رحمتے ■ میخورد خونم غم و من ہم بغم خوں میخورم

ماندہ در کنجِ غم از بے التفاتیہائے تو ■ ہمچو صدیقہؓ بمحنت روزگارے می برم

دارم اُمید آنکہ از بُرجِ سعادت باصفا ■ گر بود طالع شود طالع ہمایوں اخترم

یکدم اے خضر مبارک پے قدم از راہِ لُطف ■ نہ بروئے من چہ شد آخر ہماں خاکِ درم

میکنم ختمِ سخن تا چند گویم حالِ دل ■ کز نوشتن با قلم در نالہ آمد دفترم

گر گُناہے رفتہ باشد توبہ ہا کردم زسر ■ عُذرِ من بند پیرو نہ از لُطف افسر برم

چیست در پیشِ کرمہائے تو جُرمِ غربتی ■ الکرم یا غوثِ اعظمؓ بالترحم الکرم

✽ بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کسی سے دانستہ یا نادانستہ طور پر حضور غوثیت مآبؓ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب ہو جائے تو اُسے چاہیے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان عراق کی جانب رُخ کر کے حضرت شاہ ابو المعالی غربتی قطب لاہور قدس سرہٗ (مؤلف تحفۂ قادریہ) کا قصیدہ مفرح الابراح ایک بار پڑھے، بفضلہٖ تعالیٰ رحمتِ الٰہی کے آثار نمایاں ہوں اور نجات پائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

تحيّاتٌ في شانِ غوثِ الاعظم الشيخ سيد عبد القادر الجيلاني وآل النبي رضوان الله عليهم اجمعين

شُمُوسُ مَنْ قد مَضَوا مِنْ قَبلِهِ افَلَتْ * وَشَمْسُهُ مَا لَهَا فِي الكَوْنِ مُحْتَجَبُ

حضرت غوث اعظم سے پہلے والوں کے سورج غروب ہو چکے مگر حضرت کا علمی روحانی فیضان کا سورج ساری کائنات کے لئے بے حجاب ہے

بَحْرُ المَعَارِفِ لَا تُحْصَى جَوَاهِرُهُ * مِنْ دُونِهِ لِلحِجَى غَوْصٌ وَمُكْتَسَبُ

حضرت اسرار و معارف کے سمندر ہیں جنکے جواہر ناقابل شمار ہیں اور سب کی عقل انکے ورے غوطہ زن اور اکتساب کر رہی ہیں ۔

جَدَاوِلُ العِلمِ مِنْهُ مِنْ تَصَرُّفِهِ * فِي رَوْضَةِ الكَوْنِ لِلتَّرْشِيحِ تَنْشَعِبُ

ان کے فیضان کی نالیاں ان کے تصرف کے باعث کائنات کے باغ میں چھڑکاؤ کے لئے کئی شعبے میں منقسم ہیں ۔

الجِنُّ وَالإِنْسُ مِنْ فَيْضَانِ رَاحَتِهِ * تَهْتَزُّ مِنْ طَرَبٍ زَالَتْ بِهِ الكُرَبُ

ان کی عطا کے فیضان سے جن و انس خوشی و طرب سے متحرک ہیں جس سے رنج و تکلیف کا ازالہ ہو گیا

رَوْحُ النَّعِيمِ حَيَاةُ الهَالِكِينَ وَمَنْ * لِلبَرِّ وَالبَحْرِ فِي جَدْوَاهُ مُرْتَغَبُ

خوش حالی کی تازگی، رونق، ہلاک ہونے والوں کی حیات ہے اور وہ ہستی ہیں جن کی سخاوت میں بر و بحر کو رغبت ہے

وَمَنْ لَهُ قَدَمٌ فِي العِزِّ صَادِقَةٌ * عَلَى رِقَابِ الوَرَى طُرًّا وَمُرْتَقَبُ

اور وہ مقدس ہستی ہے کہ جن کا سچا قدم ساری مخلوق کے کندھوں پر باعث عزت و نظر طلب ہے

شَيْخُ الطَّرِيقَةِ شَمْسُ المُرْشِدِينَ وَمَنْ * لَنَا بِاُسْوَتِهِ مِنْ رَبِّنَا سَقَبُ

شیخ طریقت، مرشدوں کے سورج اور وہ ہستی ہیں کہ ہمارے لئے رب سے ان کی پیروی، نمونہ، سبب قرب ہے

هُوَ الحَبِيبُ الَّذِي عَمَّتْ مَكَارِمُهُ * يَضِيقُ عَنْ وَصْفِهَا الاَخْبَارُ وَالخُطَبُ

وہ ایسے محبوب ہیں کہ جن کی بزرگیاں عام اخبار اور خطبے جن کے بیان سے عاجز قاصر ہیں ۔

طُوبَى لِمَنْ كَانَ يَدْعُوهُ وَيَأْمُلُهُ * فِي شِدَّةِ الدَّهْرِ اِذْ حَفَّتْ بِهِ النُّوَبُ

خوش نصیب ہے وہ شخص جو حضرت کو پکارے اور ان سے امید وابستہ رکھے، زمانہ کی سختی میں جبکہ مصیبتیں اسکو گھیر لیں

اِنْ كَانَ بَغْدَادُ مَغْنًى وَمَسْكَنَهُ * فَجُودُهُ فِي بِلَادِ الهِنْدِ يَنْسَكِبُ

آپ کی منزل، سکونت گاہ بغداد ہے آپ کی سخاوت ہندوستان کے تمام شہروں میں برس رہی ہے

هُوَ الاِمَامُ وَقُطْبُ الوَاصِلِينَ وَمَنْ * دَانَتْ لَهُ العُجْمُ فِي الآفَاقِ وَالعَرَبُ

واصلوں کے قطب، امام اور وہ شخصیت ہے کہ سارے آفاق میں عرب و عجم سب آپ کے مسخر ہیں

لِلسَّيِّد ابراهيم الرضوي القادري الاديب

استاذ اللغة العربية (سابق) بالجامعة العثمانية بحيدرآباد الدكن الهند

غوثِ اعظمؓ درمیانِ اولیا ✿ چوں محمدؐ درمیانِ انبیا

عندلیبِ گلشنِ بغداد مجھ سا کون ہے
کس کی خاطر ہے یہ آن بن باغباں صیاد میں
دستگیری کیجئے یا غوثِ اعظمؓ دستگیرؒ
پھنس گیا ہوں بیٹھے بیٹھے ناگہاں افتاد میں

ثاقب بدایونی

یا غوثَ الاعظمِ یا ذا الکمالِ والکرم
کفی بعظمِک تاللہِ قولُک القدمی

یا غوث الاعظم المدد دستگیر